سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعتہ المبارک،26۔فروری2016
(یوم الجمع،17۔جمادی الاوّل1437ھ)

سولہویں اسمبلی:انیسواں اجلاس

جلد 19:شمارہ 21

2015

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔فروری 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات قانون وپارلیمانی اموراورانرجی)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ "ہندومیرج"سے متعلق امور کو منضبط کرنے کی غرض سے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو قانون سازی کااختیار دینے کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 127 کے ذیلی قاعدہ (2) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

"صوبائی اسمبلی پنجاب یہ قرارداد پیش کرتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) قانون کے مطابق 'ہندومیرج' سے متعلق امور کو منضبط کرسکتی ہے۔"

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) (ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارے پنجاب 2015
(مسودہ قانون نمبر 46 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ترویج وانضباط) نجی تعلیمی ادارے پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرغور لایا جائے۔

2016

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(ترویج و انضباط) نجی تعلیمی ادارے پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015** (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعدانضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015** (مسودہ قانون نمبر 47 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعدانضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015 منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015**
(مسودہ قانون نمبر 48 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعدانضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015 منظور کیا جائے۔

2017

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک،26۔فروری 2016

(یوم الجمع،17۔جمادی الاوّل 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۱۰
وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ
قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۱۱

سُوْرَۃُ الجُمُعَة آیات9 تا11

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے(9) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ(10) اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے(11)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی ترے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے مؤذن جیسا
پھر اذانوں میں سوزِ بلالی نہ ہوا
تیری امت کے سوا اور کسی امت میں
کوئی رومی نہ ہوا کوئی غزالی نہ ہوا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

تعزیت

معزز ممبر حاجی عمران ظفر کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر حاجی عمران ظفر کی والدہ محترمہ رضائے الہیٰ سے وفات پا گئی ہیں اُن کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مولانا صاحب! ہمارے معزز ایم پی اے حاجی عمران ظفر کی والدہ محترمہ کے لئے دُعا مغفرت فرمائی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حاجی عمران ظفر کی والدہ محترمہ کی روح
کے ایصال ثواب کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات قانون و پارلیمانی امور اور انرجی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: جی، ایجنڈے کے مطابق محکمہ جات قانون و پارلیمانی امور اور انرجی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2178 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے الحاج محمد الیاس چنیوٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ / فیصل آباد کے درمیان سے گزرنے والی نہر پر پاور پلانٹ کی تنصیب کا مسئلہ

*2178: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر انرجی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ اور فیصل آباد کے درمیان سے گزرنے والی ڈھینگڑو نہر سال کے 12 مہینے چلنے والی نہر ہے اور اس کا پانی پوری طاقت سے بہتا رہتا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ نہر پر بجلی پیدا کرنے والا پاور پلانٹ نصب کیا جا سکتا ہے کیا اس کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کروائی گئی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس نہر پر پاور پلانٹ نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ چنیوٹ اور فیصل آباد کے درمیان سے گزرنے والی ڈھینگڑو نہر سال کے 12 مہینے چلنے والی نہر ہے اور اس کا پانی پوری طاقت سے بہتا رہتا ہے۔

(ب) جی ہاں! اس نہر کو ایک چھوٹے پن بجلی کے منصوبہ کی تعمیر کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ بر جی نمبر 000+69 پر 1.8 میگاواٹ بجلی کے منصوبہ کی تعمیر کے لئے میسرز الکا پاور (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو لیٹرز آف انٹرسٹ (خط دلچسپی) جاری کیا جا چکا ہے۔ میسرز الکا پاور (پرائیویٹ) لمیٹڈ نے فزیبلٹی رپورٹ تیار کر لی ہے اور ٹیرف حاصل کرنے کے لئے نیپرا میں درخواست دائر کر دی ہے۔ اس منصوبہ کے لئے جنریشن لائسنس نیپرا سے جاری ہو چکا ہے۔ میسرز الکا پاور (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی طرف سے مالی انتظامات کے بعد منصوبہ پر کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) حکومت کا اس نہر پر پاور پلانٹ لگانے کا ارادہ نہیں ہے، ویسے بھی نجی شعبے کو ایسے منصوبوں کے لئے ترجیح دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کے جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ جی ہاں، اس نہر کو ایک چھوٹے پن بجلی کے منصوبے کی تعمیر کے لئے مختص کیا گیا۔ بر جی نمبر 000+69 پر 1.8 میگاواٹ بجلی کے منصوبہ کی تعمیر کے لئے میسرز الکا پاور (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو letter of interest (خط دلچسپی) جاری کیا جا چکا ہے۔ اس کے جواب (ج) میں یہ لکھا گیا ہے کہ حکومت کا اس نہر پر پاور پلانٹ لگانے کا ارادہ نہیں ہے، ویسے بھی نجی شعبے کو ایسے منصوبوں کے لئے ترجیح دی جاتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (الف) کا جواب ٹھیک ہے یا (ج) کا جواب ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اس نہر پر پاور پلانٹ خود لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی اس لئے یہ کام جس کمپنی کو دیا گیا ہے وہ پرائیویٹ کمپنی ہے اور اس کو letter of interest بھیجا جا چکا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسی جگہیں جہاں پانی کا ڈھلوان ہے وہاں پلانٹ لگا سکتے ہیں، کیا یہ منصوبے پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیئے گئے ہیں اور یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ پنجاب کی نہروں پر small hydropower projects لگانے کا جو potential ہے اس کی study کی گئی ہے، وہ sites advertise کی گئی تھیں کہ جو پرائیویٹ کمپنیاں interested ہیں وہ این اے جی ڈیپارٹمنٹ اور PPDB سے letter of intent لے کر اپنے پاور پراجیکٹ لگائیں۔ جن کمپنیوں نے اس میں interest show کیا ان کو letter of intent دیا گیا اور اس کے بعد بہت سارے letter of intent کینسل بھی کئے گئے کیونکہ انہوں نے letter of intent لینے کے بعد اس پر کام نہیں کیا۔ ہم نے 2013 کے اندر کافی سارے letter of intent کینسل کر کے sites کی دوبارہ advertise کی تھی۔ جن نئی کمپنیوں نے ان پر interest show کیا ہے ان کو بالکل اجازت ہے اور جن sites پر کسی کمپنی نے interest show نہیں کیا اگر معزز ممبر کسی کمپنی کے بارے میں کہنا چاہیں تو ہم ان کو letter of intent دینے کے لئے تیار ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ وقت کی بڑی اہم ضرورت ہے اور یہ بہت بڑا issue ہے جس کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ میری اس میں گزارش ہے کہ ہمارا نہری نظام جو دنیا کا سب سے بڑا نظام ہے تو کیا پنجاب حکومت اس پر invest کر کے اچھی جگہوں پر پن بجلی والے منصوبے لگائے تو اس کی کوئی اتھارٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ اس کو آگے بڑھایا جا سکے اور پوری دنیا میں ہم کامیابی حاصل کر جائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! حکومت پنجاب چار مقامات پر ADB ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے پاور پراجیکٹس لگا رہی ہے اور اس سے اگلے سوال میں اس کی تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔ باقی جہاں پر small hydropower projects کی potential ہے وہاں پر پرائیویٹ سیکٹر کو encourage کیا جا رہا ہے کہ وہ آکر انوسٹمنٹ کریں اور پاور پراجیکٹس لگائیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2308 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں نہروں پر بجلی پیدا کرنے کے لئے لگائے گئے پلانٹس کی تفصیلات

*2308: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر انرجی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 13-2012 میں حکومت پنجاب نے ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے اشتراک سے بجلی پیدا کرنے کے لئے نہروں پر پلانٹس نصب کئے ہیں ان کی تعداد بیان فرمائی جائے؟

(ب) ان پلانٹس سے حکومت پنجاب کتنے میگاواٹ بجلی پیدا کر سکتی ہے، آگاہ کریں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان):

(الف) حکومت پنجاب ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک (ADB) کے تعاون سے نہروں پر پن بجلی پیدا کرنے کے چار پلانٹس نصب کر رہی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پراجیکٹ	استعداد	تاریخ تکمیل
1۔مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	7.64 میگاواٹ	15-05-2015
2۔پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	2.82 میگاواٹ	15-03-2015
3۔چیانوالی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	5.38 میگاواٹ	08-02-2015
4۔ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	4.04 میگاواٹ	27-08-2015

(ب) پنجاب کی نہروں پر لگائے جانے والے ان چار ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کی کل پیداواری استعداد 19.88 میگاواٹ ہے۔ مزید برآں ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں ان پراجیکٹس کی تاریخ تکمیل 2015 کی دی ہوئی ہے چونکہ یہ جواب 2014 میں آیا تھا تو انہوں نے آگے further date دی تھی کہ 2015 تک یہ مکمل ہو جائیں گے۔ میں ان کا current status پوچھنا چاہوں گی کہ کیا یہ اپنی بیان کردہ تاریخ پر مکمل ہو گئے ہیں، اگر ہو گئے ہیں تو جو capacity اس میں بتائی گئی ہے اس کے مطابق کیا یہ function کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ ان کا سوال بہت valid ہے۔ یہ چاروں پراجیکٹس ابھی تک مکمل نہیں ہوئے اس کی مختلف وجوہات ہیں۔ سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ ان چاروں پراجیکٹس پر چونکہ chinese contractors کام کر رہے تھے اور سکیورٹی کی وجہ سے ہمیں ان کو وہاں سے کچھ عرصہ کے لئے withdraw کرنا پڑا تاکہ ہم سکیورٹی کا صحیح بندوبست کر کے ان کو دوبارہ کام کی اجازت دیں اس وجہ سے delays آئے ہیں۔ انشاء اللہ اس سال یہ تمام پراجیکٹس جن کے اوپر کام شروع ہے اور کافی حد تک ان پر کام مکمل بھی ہو گیا ہے چونکہ ایک delay کی وجہ اور بھی ہے کہ جب یہ پراجیکٹ شروع کیا گیا تو ہمارا خیال یہ تھا کہ محکمہ اریگیشن ہمیں extra closer کی اجازت دے گا لیکن آپ کو پتا ہے کہ جو perpetual نہریں ہیں ان کو سال میں صرف ایک ماہ کے لئے بند کیا جاتا ہے اور ہم اسی دوران کام کر سکتے ہیں جس وجہ سے ان کے اوپر ٹائم زیادہ لگ رہا ہے۔ محکمہ اریگیشن نے اس بات سے agree نہیں کیا کہ ان کو extra closer کی اجازت دی جائے۔ اس time-frame کے اندر رہتے ہوئے delay آئی ہے لیکن assure you کہ انشاء اللہ جو canal closer کا ٹائم ملتا ہے اس time-frame کے اندر رہتے ہوئے ہی ہم اس سال کے آخر تک اس کو مکمل کر لیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا delay ہونے سے اس پراجیکٹ کے expenses میں اضافہ ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چونکہ یہ ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کا پراجیکٹ ہے انہوں نے اس کو finance کیا ہے جو اس کی original cost calculate کی گئی تھی اسی پر کام ہوگا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ جو انہوں نے سکیورٹی کی وجہ بتائی ہے پہلے ایسے کون سے سکیورٹی کے خدشات تھے جن کی وجہ سے یہ پراجیکٹ delay ہوا ہے اور اب ان کو ختم کرنے کے لئے کون سے اقدامات کئے گئے ہیں کیونکہ اس وقت چائنیز اورنج لائن ٹرین بھی بنا رہے ہیں؟ اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے پراجیکٹس ہیں جو ہم نے چائنیز کے حوالے کئے ہوئے ہیں۔ اگر ان کے سکیورٹی کے خدشات ہیں تو پھر باقی پراجیکٹس کس طرح ان کے handover کر دیئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کی بالکل valid observation ہے کہ بہت سارے پراجیکٹس پر چائنیز کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت سارے پراجیکٹس میں ایک کا ذکر بھی آیا ہے جو انہوں نے کر دیا ہے اور آپ نے سن لیا ہوگا۔

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! بہت سارے پراجیکٹس ہیں جہاں پر چائنیز کام کر رہے ہیں۔ ساہیوال میں اس وقت ایک ہزار سے زیادہ چائنیز کام کر رہے ہیں۔ میں گزارش یہ کر دوں کہ China Pakistan Economy Corridor منصوبہ آنے کے بعد بہت سارے چائنیز یہاں کے پراجیکٹس پر کام کر رہے ہیں اور اس وجہ سے Special Protection Unit بھی بنایا گیا ہے۔ یہ صرف چائنیز کے لئے ہی نہیں بلکہ یہ تمام foreigners کے لئے بنایا گیا ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سپیشل SOP دیا گیا ہے جس کو ہم ان سکیورٹی کے لئے follow کرتے ہیں۔ ہمیں ان کی سکیورٹی بہت مقدم ہے اور انشاء اللہ یہ جو درمیان میں delay آیا تھا وہ CPEC سے پہلے کے پراجیکٹس تھے۔ چونکہ ان چائنیز کو threat تھا اس لئے ان کو site سے withdraw کرنا پڑا۔ جب ہم نے سیکورٹی measures fulfill کر لئے تو پھر ہم نے ان کو کام کرنے کی اجازت دی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 2950 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ سعدیہ سہیل رانا کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں توانائی پیدا کرنے والے منصوبوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2950: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر انرجی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) پنجاب حکومت نے توانائی پیدا کرنے کے لئے کون کون سے منصوبے شروع کئے ہیں اور یہ کب مکمل ہوں گے؟

(ب) ان منصوبوں پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ منصوبے کن مقامات پر شروع کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا ان منصوبوں کے لئے کسی مالیاتی ادارے سے قرضہ لیا گیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان):

(الف،ب) حکومت پنجاب ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک (ADB) کے تعاون سے نہروں پر پن بجلی پیدا کرنے کے چار پلانٹس نصب کر رہی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پراجیکٹ	استعداد	تاریخ تکمیل	لاگت ملین روپے	مقام پراجیکٹ
1۔ مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	7.64 میگاواٹ	15-05-2015	3995	مرالہ، ضلع سیالکوٹ
2۔ پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	2.82 میگاواٹ	15-03-2015	1455	کمہاری والا ضلع پاکپتن
3۔ چیانوالی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	5.38 میگاواٹ	08-02-2016	2890	چیانوالی، ضلع گوجرانوالہ
4۔ ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	4.04 میگاواٹ	27-08-2015	2222	ضلع شیخوپورہ

پنجاب کی نہروں پر لگائے جانے والے ان چار ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کی کل پیداواری استعداد 19.88 میگاواٹ ہے۔ مزید برآں ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہے۔

کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبہ جات کی تفصیل

پنجاب حکومت کا ذیلی ادارہ پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کے لئے منصوبہ بندی کرتا ہے۔ اب تک اس ادارے نے مندرجہ ذیل منصوبے شروع کئے ہیں۔

نام منصوبہ اور جگہ	پیداواری صلاحیت	تخمینہ لاگت	مدت تکمیل منصوبہ
1۔کول پاور سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور	2x55 = 110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	2017
2۔کول پاور پلانٹ M3 انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد	2x55 = 110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	2017
3۔کول پاور پلانٹ، جھنگ	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018
4۔کول پاور پلانٹ، قصور	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018
5۔کول پاور پلانٹ رحیم یار خان	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018
6۔کول پاور پلانٹ، مظفر گڑھ	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018
7۔کول پاور پلانٹ، ساہیوال	2x660 میگاواٹ	1782 ملین امریکی ڈالر	2018
8۔کول پاور پلانٹ، شیخوپورہ	2x660 میگاواٹ	891 ملین امریکی ڈالر	2018
9۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، سیالکوٹ	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
10۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، ملتان	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
11۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، گوجرانوالہ	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
12۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، وہاڑی	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
13۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، بہاولپور	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
14۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، لاہور	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
15۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، فیصل آباد	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
16۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، گجرات	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
17۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، قصور	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
18۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، شیخوپورہ	110 میگلاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017
19۔چھوٹے کول پاور پلانٹ، سرگودھا	110 میگاواٹ	165 ملین امریکی ڈالر	جون 2017

سولر پاور پراجیکٹس کے منصوبہ جات کی تفصیل

نام پراجیکٹ	استعداد	لاگت ملین روپے	مقام پراجیکٹ	تاریخ تکمیل
قائداعظم سولر پاور پرائیویٹ	100 میگاواٹ	152 ملین ڈالر	بہاولپور	28 ۔فروری 2015

علاوہ ازیں قائداعظم سولر پارک میں 1000 میگاواٹ کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس میں سے حکومت پنجاب انرجی ڈیپارٹمنٹ کے تحت قائداعظم سولر کمپنی 100 میگاواٹ، جبکہ باقی ماندہ 900 میگاواٹ کے لئے اشتہار اخبارات میں جاری کیا جا چکا ہے۔

(ج)

(i) ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کے لئے ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک (ADB) سے قرضہ لیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب کا حصہ 20 فیصد جبکہ ADB کی طرف سے 80 فیصد ہے۔

(ii) کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے 110 میگاواٹ والے منصوبہ جات کو پبلک فنڈ سے مکمل کرنے کی تجویز ہے۔ تاہم 660 میگاواٹ والے منصوبہ جات کو آئی پی پی موڈ میں مکمل کرنے کی تجویز ہے۔

(iii) سولر پاور پراجیکٹس حکومت پنجاب اور چائنا کے اشتراک سے مکمل کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ج) میں بتایا ہے کہ hydropower projects کے لئے ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک سے قرضہ لیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب کا حصہ 20 فیصد جبکہ ADB کی طرف سے 80 فیصد ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اس کا interest rate کیا ہوگا اور یہ کن شرائط پر قرضہ دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! فرمائیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے جو بھی قرضہ جات پراجیکٹس کے لئے ہوتے ہیں وہ تھوڑے interest rate پر حکومت پاکستان کو دیئے جاتے ہیں۔ یہ قرضہ حکومت پاکستان کو دیا گیا it was specifically for small hydro اس کے اندر خیبر پختونخوا نے بھی کچھ پراجیکٹس شروع کئے ہیں اور پنجاب حکومت نے چار پراجیکٹس شروع کئے تھے۔ شاید میں exactly اس وقت یہ نہ بتا سکوں گا کہ اس پر کتنا interest rate ہے لیکن generally Asian Development Bank اور World Bank کے جو قرضہ جات ہوتے ہیں There are very minimal interest rates. I don't want to misquote anything here کہ اس پر exactly کتنا interest rate ہے لیکن یہ بہت کم ریٹ پر قرضے دیئے جاتے ہیں اور حکومت پاکستان کو یہ قرضے ملتے ہیں کیونکہ یہ Irrigation اور Canal provincial subject ہے تو یہ قرضہ حکومت پنجاب نے ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ sign کیا تھا اور اُس کے تحت یہ پراجیکٹس مکمل کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مزید انہوں نے کہا ہے کہ سولر پاور پراجیکٹس حکومت پنجاب اور چائنا کے اشتراک سے مکمل کرنے کی تجویز ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ تجویز ہے یا اس پر کام ہو رہا ہے؟ کیونکہ بجلی کا تو بہت زیادہ بحران ہے تو اس سے کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔
I would like to know?

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! سولر پاور سے متعلق میں یہ بتاتا چلوں کہ جب یہ جواب دیا گیا تھا اس وقت ارادہ تھا، اب یہ ارادہ حقیقت میں بدل چکا ہے اور قائداعظم سولر پارک کے اندر 100 میگاواٹ کا یونٹ 2015 سے functional ہے، گرڈ کو بجلی بھی دے رہا ہے اور یہ منصوبہ چائنا کے اشتراک سے مکمل کیا گیا ہے اور باقی وہاں پر 900 میگاواٹ تجویز کیا گیا ہے۔ ہم نے 1000 میگاواٹ کا قائداعظم سولر پارک بہاولپور بنایا ہے اور 900 میگاواٹ کے لئے زونرجی چائنا کی کمپنی

اپنا پراجیکٹ لگا رہی ہے جس میں سے انشاء اللہ مزید300 میگاواٹ بجلی اس سال نیشنل گرڈ میں آجائے گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں اپنے نالج کے لئے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا حکومت گھریلو استعمال کے لئے چھوٹے سولر یونٹس میں بھی ریلیف دے گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات/انرجی(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر کا سوال ہے کہ domestic solar project کے use کے لئے حکومت کیا encourage کرنا چاہتی ہے؟ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے بنکوں کو engage کیا ہے اور تمام بنکوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اس کو finance کریں جس طرح گاڑیاں اور دوسری چیزوں میں بنک finance کرتے ہیں کیونکہ اس کی initial cost کافی زیادہ ہوتی ہے۔ میں چھوٹے سولر یونٹس کے حوالے سے concept تھوڑا سا clear کر دوں کہ حکومت نے جس طرح اجالا سکیم کے تحت ہونہار طالبعلموں کو سولر یونٹس دیئے تھے تو اب ہم دور دراز کے off grid سکولوں میں بھی سولر پینل لگانے جا رہے ہیں اور اس financial year میں ہمارا ارادہ ہے کہ off grid سکول جہاں بجلی دور دور تک نہیں ہے ان کو سولر انرجی پر لے جائیں۔حکومت پنجاب کے تمام اضلاع کے ڈی سی او آفس کو بھی solarize کیا جا رہا ہے اور domestic solar project کے لئے بنکوں کو encourage کیا جا رہا ہے۔ بنک آف پنجاب اس کے لئے financing کرتا ہے کہ آپ بڑے گھروں پر سولر پینل لگائیں کیونکہ ایک بڑا گھر اتنی بجلی consume کرتا ہے جتنی بجلی ایک محلہ consume کرتا ہے۔اگر بڑے گھر off grid ہوں گے تو اس سے زیادہ فائدہ ہوگا اور گرڈ کو بھی ریلیف ملے گا۔ ہم بڑے گھروں کو encourage کرتے ہیں کہ وہ solarization کی طرف جائیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال میاں محمود الرشید کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی. on his behalf سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 5104 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں محمود الرشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: کول پاور پراجیکٹ کے لئے زمین سے متعلقہ تفصیلات

*5104: میاں محمود الرشید: کیا وزیر انرجی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ساہیوال کول پاور پراجیکٹ کے لئے کتنا رقبہ درکار ہے اور اب تک کتنا رقبہ کس قیمت پر خریدا گیا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ پراجیکٹ قابل کاشت رقبہ پر لگایا جارہا ہے؟

(ج) اس منصوبہ کی زد میں کتنے درخت، باغات آئیں گے؟

(د) کول پاور پراجیکٹ کے حوالے سے کیا علاقہ پر ماحولیاتی اثرات کے ضمن میں کوئی سٹڈی کروائی گئی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان):

(الف) ساہیوال کول پاور پراجیکٹ کے لئے 1004 ایکڑ رقبہ درکار تھا۔ یہ تمام رقبہ 2۔ارب 38 کروڑ روپے میں خرید اگیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ قابل کاشت رقبہ پر لگایا جارہا ہے تاہم اس رقبہ کا چناؤ کول پراجیکٹ کے لئے ضروری تکنیکی لوازمات:

(i) واپڈا کی 500-KVA کی لائن

(ii) پانی کے حصول کے لئے نہر

(iii) ریلوے لائن

کی بنیاد پر کیا گیا۔ اس کے ثمرات ملک و قوم کے لئے اس رقبہ کی زرعی پیداوار کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوں گے۔

(ج) اس منصوبے کی زد میں ماحولیاتی اثرات کی رپورٹ کے مطابق 1222 درخت آئیں گے تاہم EPA قوانین کے تحت پراجیکٹ ڈویلپر کو کم از کم اس تعداد کا دس گنا درخت لگانا ہوں گے۔

(د) کول پاور پراجیکٹ کے حوالے سے ماحولیاتی اثرات کی سٹڈی کروائی گئی ہے جس کو مجاز اتھارٹی EPA پنجاب منظور بھی کر چکا ہے۔ رپورٹ سٹڈی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ ساہیوال کول پاور پراجیکٹ کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اور اس کی جز(ب) میں ان لوگوں نے خود admit کیا ہے کہ یہ پراجیکٹ قابل کاشت رقبہ پر لگایا جا رہا ہے تو ہمارے پاس یہ قابل کاشت رقبہ one of the best agricultural land تھی جس کو select کیا گیا ہے اور اس کا بہت بڑا ایریا اس کی وجہ سے suffer کرے گا تو میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(د) میں انہوں نے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جو آپ بات کر رہی ہیں تو اس کا فائدہ چند افراد کو ہو گا لیکن میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے یہ larger interest in the public کیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز(د) میں ان سے Environmental Protection Assessment کی جو study مانگی گئی تھی تو اس کے جواب میں یہ رپورٹ دی گئی ہے۔ آپ اس کا سائز دیکھ لیں کیونکہ جب ہم ایوان میں آتے ہیں تو تب یہ جواب دیا جاتا ہے۔ ہمیں یہ رپورٹ ابھی ملی ہے تو ہم اس کو کس طرح study کریں گے اور ضمنی سوال کیسے کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، یہ تو آپ نے study کرنی ہے، کس طرح کرنی ہے اور آپ کا کیا طریق کار ہے لیکن انہوں نے تو آپ کو کتاب فراہم کر دی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ اتنی بڑی رپورٹ ہے اور انہوں نے جز(د) میں یہ کہا ہے کہ یہ جو study کرائی گئی ہے اس کو PPA پنجاب منظور کر چکا ہے تو کیا یہ بات ماننے والی نہیں ہے کہ ایک زرعی زمین اور ایک heavily populated area کے درمیان پاور پلانٹ لگا رہے ہیں اور اس کی کوئی assessment report میں کوئی negative report نہیں آئی؟ آج کل دنیا میں جتنے بھی کول پاور پلانٹس لگ رہے ہیں وہ غیر آباد علاقوں میں لگتے ہیں، ریگستانوں یا ساحلی علاقوں میں لگتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جو جگہ تلاش کی ہے وہ مناسب جگہ ہو گی۔ جی، منسٹر صاحب! ان کو بتائیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!آپ مجھے اجازت دیں کہ میں تھوڑی تفصیل کے ساتھ وضاحت کروں؟

جناب سپیکر: جی، کیوں نہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!ان کا پہلا سوال یہ ہے کہ یہ بڑی اچھی agricultural land ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہت اچھی زرعی زمین ہے کیونکہ میں خود بھی ایک زمیندار ہوں اور میں اس کو سمجھ سکتا ہوں کہ اگر اچھی زمین کو اس طرح کسی اور مقصد کے لئے استعمال کیا جائے تو اس پر سوالات ضرور اٹھتے ہیں لیکن جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ in the larger national interest ہمیں کئی دفعہ چیزیں scarify کرنی پڑتی ہیں۔ صوبہ پنجاب میں کول پاور پراجیکٹس کے لئے پانچ جگہیں identify ہوئیں تھیں جن میں ایک ساہیوال میں site تھی تو اس سوال کے جواب میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ اس site کی selection criterion پر یہ جگہیں پوری اترتی تھیں اور اس میں سب سے پہلے تو گرڈ availability بہت ضروری ہے۔ اگر آپ بجلی بنا دیں اور evacuation کی facility available نہیں تو شاید اس پلانٹ کو لگانے پر جتنا خرچہ آئے اس سے زیادہ تو آپ کو وہاں سے بجلی evacuate کرنے کے لئے کرنا پڑے پھر lines loses اور دوسرے مسائل در پیش ہوں گے اور آپ کو اس کے اندر آنے والے delays بھی considered کرنے پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا criterion یہ ہے کہ آپ کو کول پاور پراجیکٹ کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے نزدیک نہر کا ہونا بھی بہت ضروری تھا کہ جہاں پر پانی available ہو۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ یہ کول پاور پراجیکٹ کیونکہ imported coal based power project ہے۔ اس کی transportation from the port to Sahiwal ریلوے لائن کا ہونا بہت ضروری تھا اور ابھی بھی جو spur line ساڑھے چار کلو میٹر کی بنی ہے from the mainline to the plant وہ صرف ساڑھے چار کلو میٹر کی لائن بنانے کے لئے بہت سارے مراحل سے گزرتے ہوئے ایک نیا bridge design ہوا ہے جس کے اوپر سے وہ ٹرین گزر کر جائے گی۔ کجا کہ وہ کہیں دور لگا دی جاتی اور میلوں کے حساب سے ہمیں یہ ریلوے لائن بچھانی پڑتی تو اس کا cost impact and the delay in the project وہ بھی ہمیں face کرنا پڑتا۔ یہ چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور کا Early harvest پراجیکٹ ہے۔ Its being setup by

independent power producer company(IPPC) میں ایوان کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہ کمپنی alone ڈیڑھ لاکھ میگاواٹ بجلی اس وقت دنیا میں مختلف ممالک میں بنا رہی ہے It is such a big company. اور وہ خود یہاں پر انوسٹمنٹ کر رہے ہیں، ان کی انوسٹمنٹ سے یہ پلانٹ لگایا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ یہ 1320 میگاواٹ کا پلانٹ جب functional ہو گا تو یہ بجلی evacuate کرنے کے لئے ہمیں کوئی issues نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے دوسرا سوال environment سے متعلق پوچھا ہے۔ Environment assessment کے تحت ہم نے این او سی لینے کے بعد وہاں پر construction شروع کی ہے، اس کے بعد یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کے پاس صرف construction phase کا این او سی موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ environment والے جب ہمیں این او سی دیتے ہیں تو ان کا طریق کار ہی یہ ہے کہ آپ کو پہلے construction phase کا این او سی دیا جاتا ہے جب اس کے بعد پلانٹ پروڈکشن کے اندر آتا ہے تو اس وقت production phase کا این او سی دیا جاتا ہے۔ اس کی جو detailed report ہم نے submit کروا دی ہے اور اس کی study ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ معزز ممبر نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ بڑا heavily populated area ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ agricultural land ہے پھر وہ heavily populated کہاں سے آ گئی، وہاں پر تو فصلیں اگائی جاتی تھیں Its not heavily کسی شہر کے درمیان تو ہم یہ پلانٹ نہیں لگا رہے، یہ باہر کھیتوں میں لگا رہے ہیں. Its not in the middle of any city.

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ desert کے اندر، desert کے اندر سوائے سولر پارکس کے I fail to understand کہ کون سے ملک میں پاور پراجیکٹس desert کے اندر لگے ہوئے ہیں۔ In Nevada, I have not seen a single power project تو اس طرح سے misconceptions ہیں جو prevail کرتی ہیں اور میں یہاں پر یہ بھی گزارش کرتا جاؤں کہ ایسٹ پنجاب جو انڈین پنجاب ہے جو کہ ہمارے یونائیٹڈ پنجاب کا ایک تہائی ہے، وہاں پر recent past میں یعنی پچھلے پانچ سالوں میں 30ہزار میگاواٹ کے چائنا کے نئے پاور پراجیکٹس لگے ہیں اور چائنا کی انوسٹمنٹ کے ساتھ لگے ہیں۔ ہم تو یہاں پر 1320 میگاواٹ بجلی کی بات کر رہے ہیں وہاں ایسٹ پنجاب کو تو کچھ بھی نہیں ہوا، ہمارے ساہیوال کو پتا نہیں کیا ہونے لگا ہے؟ I don't

think کہ کچھ ہونے والا ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ environment کی وجہ سے فصلیں خراب ہو جائیں گی اور جانور شاید مرنا شروع ہو جائیں گے۔ This is all misconception sir میں خود ایک breeder ہوں، میں جانور رکھتا ہوں۔

We win the best livestock breeder of national horse and cattle show for thirteen years. I understand

کہ جانوروں کو کس طرح سے رکھا جاتا ہے۔ یہ سب misconceptions ہیں کوئی environment کا اس طرح کا impact نہیں ہونے لگا۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ harassment نہ پھیلائی جائے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! نہیں، ہم نے اس کو most environment friendly plant بنایا ہے اور یہ most efficient plant in the world. دنیا میں اگر کوئلے کے efficient plants ہیں تو یہ ان میں سے ایک ہو گا اس لئے میری آپ کی وساطت سے یہ request ہو گی، میڈیا سے بھی ہے اور اس کے علاوہ تمام دوستوں سے ہے کہ national interest کے جو بھی پراجیکٹس ہیں ان کو controversial نہ بنایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں بھی national interest میں ہی بات کر رہی ہوں کہ کس طرح سے معزز وزیر صاحب یہ بات کر سکتے ہیں، کول کے جو pollutants ہوتے ہیں دنیا میں سب سے dangerous pollutants ہیں اور اس کی وجہ سے جتنی lungs diseases پھیلتی ہیں، جتنی skin diseases پھیلتی ہیں، اس کے علاوہ گردے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ یہ کس طریقے سے اس چیز کو deny کر سکتے ہیں جو environment impact assessment report ہوتی ہے، EIA کی رپورٹ ہوتی ہے۔ یہ رپورٹ ہم تو نہیں پڑھ سکتے یہ ہمیں اس کے متعلق briefly بتا دیں کہ اس میں انہوں نے کوئی health hazards بتائے ہیں۔ ان pollutants کی وجہ سے crops destroy ہوتی ہیں۔ کول کے جو pollutants ہیں آج مجھے پتا نہیں تھا کہ یہ سوال آئے گا، نہیں تو میں آپ کو وہ ساری لسٹ لا کر دے دیتی، ہم لوگوں نے بھی تھوڑی سی اس بارے میں study کی ہے۔ Agricultural Land کو تو کسی صورت میں بھی utilize کرنا میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے national interest میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی،وزیر موصوف!

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر! I totally disagree with doctor sahiba کہ یہ جو کہہ رہی ہیں کہ lungs diseases ہوں گی یہ ہوگا وہ ہوگا۔اس کامطلب تو یہ ہے کہ ہم کول مائنز ہی بند کر دیں، جو لوگ کوئلے کی کان کے اندر کام کرتے ہیں ان کا کیا حشر ہوگا؟ میری گزارش یہ ہے کہ یہ misconception جو پھیلائی جاتی ہے۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!جب تک وزیر موصوف پانی پی رہے ہیں مجھے بات کرنے کا موقع دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میں ڈاکٹر مراد راس کی بات پورے غور کے ساتھ سنوں گا مجھے اپنی بات مکمل کرنے کے لئے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ فرمائیں!آپ نے سوال کا جواب دینا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میں سوال کے جواب میں ہی یہ گزارش کر رہا ہوں کہ دنیا میں آج بھی بجلی کی اکثریت کوئلے سے بنتی ہے اور ہمارے neighboring country India میں انرجی سیکٹر میں ساٹھ فیصد کول سے پروڈکشن ہوتی ہے،اس وقت ایک لاکھ 20ہزار میگاواٹ بجلی اس وقت کوئلے سے بنتی ہے اور unfortunate بات یہ ہے کہ پاکستان کے اندر اس وقت کوئلے سے ایک میگاواٹ بجلی بھی گرڈ کے اندر نہیں جاتی۔اگر ہم کوئلے سے بجلی نہیں بنائیں گے تو پھر ہم اپنی energy need کو کیسے پورا کریں گے۔ شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!ہمیں بجلی بنانے پر تو objection نہیں ہے صرف ہمیں اس کی site پر objection ہے،ویسے بھی وہاں پر daily train with a load of coal چاہئے ہوگا ان کے کتنے distance پر کول کے ذخائر ہیں جہاں سے یہ اس کو ٹرانسپورٹ کریں گے؟

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!میں اس پر comments دے دیتا ہوں تاکہ وزیر موصوف اکٹھا ہی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں comments نہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!ان کا یہ جو کہنا ہے کہ کول کہاں سے ٹرانسپورٹ ہوگا، میں نے تو پہلے ہی گزارش کی ہے کہ پورٹ سے ٹرانسپورٹ ہوگا، یہ power plant imported coal پرbased ہے جوlocal coal based power plant ہے وہ تو ہم پنڈ دادن خان میں لگانے جا رہے ہیں اور یہ جو imported coal پرbased power plant ہے یہ ساہیوال میں لگ رہا ہے اور اس کے لئے چار اورidentified sites ہیں،اگر پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ آئیں گے تو ان کو ہم وہsites دکھائیں گے جس میں سے دو sites پرinterest show کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر:جی،ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ پاکستان کے اندر کول سے ہم پاور پلانٹ ابھی شروع کرنے لگے ہیں اور دنیا میں کول سے پاور پراجیکٹس اب بند کئے جا رہے ہیںbecause of environmental issues اور آپ ہماری pollution سپیڈ کو دیکھیں، ہماریthinking کو دیکھیں، مجھے یہ بتائیں کہ یہ ہائیڈل اور سولر کی طرف کیوں نہیں جا رہے جس طرف ساری دنیا جا رہی ہے اور کول کی طرف اب کیوں آ رہے ہیں؟ جبکہ دنیا میں specially China کے اندر،انڈیا میں انہوں نے کہا ہے کہ pollution اتنی زیادہ بڑھ رہی ہے کہ کول کے پراجیکٹ بند کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،وزیر موصوف!

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میں اس کا جواب دیتا ہوں۔یہ ایک بہت بڑی misconception ہے،میں اس کو دور کرنا چاہتا ہوں اور تمام ایوان کو اس پر apprise کرنا چاہتا ہوں۔ڈاکٹر صاحب نے جو یہ کہا کہ دنیا میں کول کے پاور پلانٹس بند ہو رہے ہیں،ان کی یہاں تک بات درست ہے مگر وہ کون سے پلانٹ بند ہو رہے ہیں یہ تفریق کرنا بہت ضروری ہے inefficient coal power plants and small coal power plants پچاس میگاواٹ اور سو میگاواٹ کے پاور پلانٹس جو کہ بہت پرانے ہیں1950اور1960 کے لگے ہوئے ہیں ان کو بند کیا جا رہا ہے اور نئے پلانٹس اب بھی لگ رہے ہیں۔یہ جوsuper critical technology ہے اور جو بڑے پلانٹس ہیںlike this 1320 megawatt کا پلانٹ یہ آج بھی دنیا میں لگ رہے ہیں،

یہ misconception ختم ہو جانی چاہئے کہ دنیا میں کول سے چلنے والے پاور پلانٹس بند ہو رہے ہیں، یہ بالکل درست ہے کہ وہ بند ہو رہے ہیں لیکن وہ inefficient plants بند ہو رہے ہیں۔ انہوں نے بالکل یہ درست point out کیا کہ planners کہیں پر غلطی کر گئے لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہم آج بھی کوئلے سے بجلی نہ بنائیں۔ یہ جو ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کی بات کر رہے ہیں ان پر حکومت پاکستان کام کر رہی ہے چونکہ وہ پنجاب گورنمنٹ کا subject نہیں ہے لیکن میں یہاں پر یہ گزارش کر دوں کہ داسو، دیامیر، بھاشا اور بھونجی پر کام شروع ہے ان کی land acquisition ہو رہی ہے اور انشاء اللہ یہ پراجیکٹ بھی لگیں گے لیکن جہاں پر ہائیڈرو پاور پراجیکٹس لگ رہے ہیں وہاں کوئلے سے چلنے والے پاور پراجیکٹس بھی لگا رہے ہیں اور ہم ایل این جی پر بھی نئے پاور پراجیکٹس بھی لگا رہے ہیں so it has to be a fair energy mix اگر امریکہ جیسی جگہ پر 40 فیصد بجلی آج بھی کوئلے سے بنتی ہے، جرمنی کے اندر جہاں پر environment کی بہت زیادہ بات کی جاتی ہے وہاں پر بھی ہم سے بھی بہت زیادہ کوئلے سے بجلی بنتی ہے۔ ہمیں اس misconception سے نکل جانا چاہئے کہ کوئلے سے بجلی نہیں بنانی چاہئے، ہمیں بالکل کوئلے سے بجلی بنانی چاہئے اور یہ پاور پراجیکٹس لگنے چاہئیں۔ انہوں نے سولر کی بات کی تو میں یہاں پر renewable energy کی clarification کرتا جاؤں کہ دنیا کے اندر بہت ساری renewable energy بنتی ہے اب یہ ٹیکنیکل باتیں ہیں جن کو میں بڑے آسان الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ ٹیکنیکل باتیں سمجھتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں آسان الفاظ میں سمجھا دیتا ہوں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم ٹیکنیکل باتیں سمجھ رہے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں ٹیکنیکل باتوں کو بڑے آسان الفاظ میں بیان کروں گا تاکہ ہر کوئی سمجھ سکے۔ اگر آپ گرڈ کے اندر renewable energy دیں گے like solar is available only during the day light. تو اسے augment کرنے کے لئے آپ کو رات کو بھی اتنی ہی بجلی چاہئے تاکہ گرڈ چلتا رہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ دن کو 1000 میگا واٹ دے رہے ہیں اور رات کو اس میں سے 1000 میگا واٹ بجلی غائب ہو جائے اس لئے اس کی ایک percentage مقرر ہے جس سے زیادہ آپ renewable energy نہیں بنا سکتے اور یہ

دنیا کا مروجہ قانون ہے۔ یہ میں نے نہیں بلکہ energy experts نے بنایا ہے we have to follow the international standard that have been set up by the advanced nations. ہمیں اسے follow کرنا ہے Even in Punjab we have started project on wind یہاں پر کہا جاتا تھا کہ wind corridor نہیں ہے لیکن ہمیں راجن پور کے اندر ایک بہت اچھا wind corridor ملا ہے جہاں پر انشاء اللہ wind سے بھی بجلی بنائی جائے گی تو all renewable sources and the coal energy آج بھی fossil fuel سے آتی ہے اور وہ fossil fuel سے ہی آئے گی۔ یہ دنیا کا مروجہ قانون ہے جسے آپ اور میں نہیں بدل سکتے۔ یہ سمجھنے کی بات ہے اور اسی parameter کے اندر ہمیں power projects لگانے ہیں۔ شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اس پر دو تین باتیں کہوں گا ایک تو جو پاور پلانٹس لگ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے ان پر اور انرجی پر تھوڑی سی پڑھائی کی ہوئی ہے۔ سب سے پہلے جو سولر کی بات کی گئی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگر سولر day time میں چل رہا ہے تو اس کے لئے بیٹریز لگائی جاتی ہیں جن کے اندر رات کو چلانے کے لئے save کی جاتی ہے۔ صرف وہ نہیں ہوتا جو directly گرڈ کو جا رہا ہے اس کے علاوہ بیٹریز لگائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے expensive زیادہ ہو جاتا ہے مگر اس کی وجہ سے production زیادہ ہوتی ہے جو رات کے وقت day light میں آپ کو نہیں مل رہی second of all جو ہائیڈل پراجیکٹس ہیں وہ اتنے لگ سکتے ہیں کہ 30 ہزار سے زیادہ میگاواٹ بجلی اس وقت پاکستان میں پیدا کی جا سکتی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کوئلے پر لگنے والے پلانٹس کا بتائیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کوئلے پر جو پراجیکٹس لگ رہے ہیں وہ تو انہوں نے پہلے بتا دیئے ہیں کہ امریکہ، انڈیا اور چائنا میں بھی لگے ہوئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پہلے صلاح کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ جیسے ڈاکٹر صاحبہ کہہ رہی تھیں اور میاں صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ اس پر ایک دن کے لئے ایوان میں بحث رکھ لیں چونکہ یہ بہت ضروری سبجیکٹ ہے۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ اس پر ہماری جو misconception ہے وہ clear کر دے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس پر بحث ہونی چاہئے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک منٹ۔ میں ذرا اپنی بات مکمل کر لوں۔

جناب سپیکر: Please listen, please listen یہ بات ٹھیک نہیں ہے don't try to interrupt جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس پر جو بھی misconception ہے چونکہ اس وقت ہمارا ہر سوال misconception میں جا رہا ہے اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ اس پر discussion رکھیں چونکہ یہ اتنا بڑا important subject ہے۔ یہ صرف پنجاب کے لئے نہیں بلکہ پاکستان کے لئے ہے اور اب اتنے پراجیکٹس لگ رہے ہیں چونکہ ہمیں انفارمیشن آتی ہے کہ ہر روز کوئی نہ کوئی نیا پراجیکٹ لگ رہا ہے اس لئے اگر اس پر discussion رکھ لیں تو زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے کہ ہم انہی سوالوں میں پھنسے رہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات کا ذرا تسلی سے جواب دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اگر اس سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو I am sorry کہ میں misconception کی بات کر رہا ہوں۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ I don't say this for any particular member or anybody بلکہ پبلک کے اندر جو general misconception ہے irrespective of party we are in ہمیں پاکستان کی energy mix کو سمجھنے کی ضرورت ہے، یہ ایک بہت important issue ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا energy mix غلط ہے۔ اب انہوں نے ہائیڈل اور سولر بیٹریز کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں ان دونوں پر مختصراً یہ گزارش کر دوں کہ جہاں پر سولر پراجیکٹس لگتے ہیں وہاں پر یہ بیٹریز لگانے اور رات کو اس سے بجلی دینے کی بات کر رہے ہیں۔ دنیا میں جہاں بھی سولر پارکس بنے ہیں وہاں پر بیٹریز نہیں لگتیں وہ دن کو گرڈ میں بجلی دیتا ہے چاہے وہ امریکہ میں ہو، انڈیا میں ہو،

چائنا میں ہو اور دنیا کے بہت سارے سولر پارکس visit کرنے کے بعد بہاولپور کا قائد اعظم سولر پارک ڈیزائن ہوا تو اس میں بہت ساری چیزوں کا at least مجھے تو علم نہیں تھا میں نے جب وہاں جا کر دیکھا تو مجھے سمجھ آئی کہ اس کو کیسے کیا جاتا ہے اور اس کو اس طرح کیوں کرتے ہیں۔ کہیں پر بھی بیٹریز استعمال نہیں ہوتیں، بیٹریز کی بجلی fluctuate کرتی ہے وہ گرڈ کو خراب کرتی ہے، ہاں آپ جو گھروں کے اندر سولر سسٹم لگاتے ہیں at a smaller scale اس کے اندر back up بیٹریز ضرور لگاتے ہیں لیکن at that large scale آپ 25، 50، 100 میگا واٹ یا اس سے زیادہ لگائیں گے تو وہاں بیٹریز نہیں لگیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ہائیڈل پاور پراجیکٹس زیادہ بنانے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ بالکل بنانے چاہئیں۔ پاکستان کے پاس ہائیڈل پاور پراجیکٹس لگانے کی بہت potential ہے لیکن وہ long term projects ہیں اور ان پر کام ہونا چاہئے۔ اس سے قطع نظر کہ وہ ہمارے دور حکومت میں مکمل ہوتے ہیں یا نہیں لیکن آج ہمیں وہ شروع کر دینے چاہئیں اور وہ جب بھی مکمل ہوں۔

> Obviously they will take seven to eight years even ten years, Tarbela take more years to complete than these projects took.

جناب سپیکر! وہ پراجیکٹ بھی شروع کریں لیکن بجلی تو آج چاہئے۔ آج بجلی نہیں تو ہماری انڈسٹری کیسے چلے گی اور ہمارے باقی معاملات کیسے چلیں گے؟ آج اس ملک کے اندر انرجی کی اتنی بڑی shortage ہے تو we need اور ہائیڈل کے ساتھ ایک اور issue ہے کہ تربیلا اور منگلا جو ہمارے بڑے ہائیڈل پاور پراجیکٹس ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ہمارے جو دو بڑے ہائیڈل پاور پراجیکٹس like منگلا اور تربیلا کے اندر جو releases ہیں وہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ایگریکلچر کی demand کے مطابق کرتا ہے۔ وہ انرجی ڈیپارٹمنٹ کے کہنے یا منسٹری آف واٹر اینڈ پاور کے کہنے پر releases نہیں کرتے۔ اگر یہ ہائیڈل پاور پراجیکٹس لگ بھی جائیں تو ان کی بجلی تب ہی بنے گی جب releases ہوں گی۔ یہ ایک catch 22 situation ہے اس سے نکلنا ہو گا، fossil fuel پر آپ کو dependent رہنا پڑے گا اور ساری دنیا dependent ہے اکیلا پاکستان dependent نہیں

ہے۔Energy mix has to be rightاس میں ہائیڈل بھی ہو،اس میںfossil fuel بھی ہواور اس میںrenewableبھی ہو آپ ان تینوں کوmixکر کے بجلی بنائیں گے تب آپ کی بجلی پوری ہو گی۔ ورنہ جب آپ ہائیڈل پرdependentتھے تو سردیوں میں ہماری ہائیڈلinstall capacity 7500 megawattہے اور نومبر دسمبر میں جب برف پڑتی ہے تو ہماری پیداوار1000 میگا واٹ سے بھی کم ہو جاتی ہے تو پھر اس میں پاکستان کیا کرے گااور اسenergy mixکو ٹھیک کرنے میں coal power projectبھی ایک حصہ ہے۔

It can't be totally dependent on coal. It can't be totally dependent on gas. It can't be totally dependent on hydro power. It can't be totally renewable. It has to have this mix.

اور جب تک یہmixنہیں ہو گااس وقت تک آپ کاenergy crisisختم نہیں ہو سکتا۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!آپ کی اجازت سے میں آخری بات کروں گا۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ بجلی بنانے کے مختلفsourcesہونے چاہئیں۔اس پر بڑی لمبی بحث ہو سکتی ہے اور اس طرح تو ہمback and forthہی جاتے رہیں گے۔ میںhydro powerکے حوالے سے تقریباً fifty sitesبتاسکتا ہوں کہ جن کیfeasibilities alreadyتیار ہیں۔

جناب سپیکر:آپ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہیں وہ پوچھ لیں۔منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!hydro powerکے لئے اس وقتat present, right now in Pakistanپچاس کے قریبsitesکیfeasibilitiesتیار پڑی ہیں تو ان منصوبوں پر کیوں کام نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!میرے معزز ممبر تو پچاسsites کا ذکر کر رہے ہیں۔ ورلڈ بنک کیIndus Basin Systemپر جوinitial studyہوئی تھی اس میں بہت ساریsites identifyہوئی تھیں۔ مجھے اس وقتexact numberمعلوم نہیں لیکن یہ بہت سیsitesہیں۔اس میں دیامیر، بھاشا،داسو،کالا باغ،تربیلااور منگلا شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ hydro power کے لئے بہت سے smaller projects بھی بن رہے ہیں جن میں کھوڑی، سکھی کیناری، نیلم جہلم کے منصوبے شامل ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ان چھوٹے hydro power projects کی feasibilities تیار ہیں اور ان میں کچھ بڑے پراجیکٹس بھی ہیں۔اسی طرح کچھ پراجیکٹس آزاد کشمیر اور خیبر پختونخوا کے اندر آتے ہیں کیونکہ پنجاب میں Indus Basin System نہیں آتا۔

جناب سپیکر: گلگت بلتستان میں بھی کچھ projects ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات/انرجی(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! Thank you for correcting me. یقیناً گلگت بلتستان میں بھی کچھ projects بن رہے ہیں۔یہ وفاقی حکومت کا subject ہے۔Hydro power آج بھی صوبوں کے پاس نہیں ہے۔ہاں البتہ کچھ small hydro projects صوبوں کے پاس ہیں۔پنجاب میں relatively بڑے سائز کا Hydro power project تونسہ ہے۔تونسہ کے اُوپر 135 میگاواٹ کا بجلی گھر لگایا جا سکتا ہے۔اس کی feasibility تیار کرا لی گئی ہے۔اس پراجیکٹ کے لئے Turkish and Chinese investors سے بات چیت ہوئی تھی اور ان کے ماہرین نے آکر اس site کو visit بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب میں کالا باغ ڈیم ایک بڑا پراجیکٹ ہے۔اس حوالے سے میری بڑی strong feeling رہی ہے کہ obviously سارے صوبوں کو onboard لینے کے بعد ہی یہ پراجیکٹ بن سکتا ہے لیکن پنجاب کو اپنا کیس لڑتے رہنا چاہئے۔We should keep fighting our case and try to convince the other provinces کہ یہ ایک national interest کا پراجیکٹ ہے اور اس کو ہمیں بنانے کی اجازت دی جائے۔Council of Common Interests میں جایا جائے یا جس جگہ بھی اس کا فیصلہ ہو لیکن یہ پراجیکٹ پنجاب میں بننا چاہئے۔چھوٹے hydro project تو خیبر پختونخوا میں بھی بن رہے ہیں۔جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ہم چار پراجیکٹ ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے بنا رہے ہیں۔اسی منصوبے کے تحت اور ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے خیبر پختونخوا میں بھی ایسے پراجیکٹ بن رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ خیبر پختونخوا میں small hydro power projects کے لئے بہت سارا potential ہے۔صوبائی حکومت کو یہ پراجیکٹس بالکل take up کرنے چاہئیں۔پورے پاکستان میں، سارے صوبوں میں ایسے پراجیکٹس بنیں گے تو تب ہی بجلی کی کمی پوری ہو سکے گی۔

سندھ کے اندر بہت اچھاWind Corridor بنایا گیا ہے،انہوں نے windکے اُوپر بہت سارے پراجیکٹس لگائے ہیں اور نئے پراجیکٹس بھی وہاں پر لگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!یہاں تھر کا بہت ذکر ہوتا ہے کہ تھر کے کوئلے سے آج تک بجلی کیوں نہیں بنائی گئی؟ہم نے تو تھر کا کوئلہ آج تک نہیں دیکھا بجلی بنانا تو دُور کی بات ہے۔The mining part is difficult.اس سارےlocal coalکے اندر سب سےdifficult mining partہے لہٰذاin the largest national interestہمیں یہ تمام پراجیکٹس بنانے ہیں چاہے وہ کسی بھی صوبے میں بنیں۔ہمیں بجلی کے تمام پراجیکٹس کوencourageکرنا چاہئے۔

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ پراجیکٹس لگائے جانے چاہئیں کیونکہ بجلی کی demandدن بدن increase ہو رہی ہے اورshortfall بڑھ رہا ہے۔ہر آنے والاsummer پچھلے سے worstہوتا ہے کیونکہ demand بڑھ رہی ہے۔ہم اپنے اس سسٹم کو بھی ساتھ ساتھ updateکر رہے ہیں تاکہ اس کیevacuationکے اندر کوئیissuesنہ آئیں۔بہت شکریہ

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!آپ کے سامنے یہاں ایک سوال پوچھا گیا کہ ہم کس interestپر loanلے کر یہ پراجیکٹ لگا رہے ہیں اور یہ بجلی ہمیں کس ریٹ پر ملے گی؟منسٹر صاحب نے کہا کہ میرے پاس اس وقت figures نہیں ہیں اور میں معلوم کر کے بتا سکتا ہوں۔منسٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کہی ہے اور میں ان کی تائید کرتا ہوں کہ اب ہمیں قومی مفاد کے اُوپر سیاست ختم کر دینی چاہئے اور کالا باغ ڈیم بنانا چاہئے۔جہاں جہاں ڈیموں کی ضرورت ہے وہ لازماً بننے چاہئیں۔یہ ڈیمز بنیں گے تو بجلی کا بحران ختم ہوگا۔جب تک ہم اس issueپر یہ دیکھتے رہیں گے کہ حکومت بچاؤ، سیاست بچاؤ، یہ کرو، وہ کرو تو اس وقت تک یہ بحران ختم نہیں ہوگا۔اس قومی مفاد کے issueپر یہ سارا ایوان متفق ہے۔پن بجلی کی پیداوار کے لئے ہمارے پاس نہریں بھی موجود ہیں۔میرے گھر کے نزدیک رسول پاور ہاؤس ہے جو کہ بالکل بند پڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ جتنے بھی پرانے power houses ہیں انہیں continueکیا جائے۔یہ بڑا اہم issueہے لہٰذا اس پر ایک دن کے لئے بحث رکھیں تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ کہانی کیا ہے،لوگوں کو پتا چلنا چاہئے کہ بجلی ہمیں کس ریٹ پر ملے گی اور ہمinterest rateکیا دے رہے ہیں؟یہ ضروری بات ہے لہٰذا آپ مہربانی کر کے اس پر ایک دن کے لئے بحث رکھیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات /انرجی(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!اس معاملے پر ہم ہر وقت debateکرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ اگلے اجلاس میں اس موضوع پر بحث کے لئے کوئی دن fixکرنا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ ہم اس دن پوری تیاری کے ساتھ آئیں گے اور معزز ممبر کو جو facts & figures چاہئیں میں وہ بھی مہیا کر دوں گا۔اس میں بہت سارے facts & figuresوفاقی حکومت سے relatedہیں لیکن میں وہ بھی دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اس کو reiterateکرتا ہوں کہ اگر قومی مفاد میںpower crisisکو overcomeکرنا ہے تو اس کے لئے ہم سب کو اپنی اپنی جگہ پر contributeکرنا پڑے گا۔اگر حزب اختلاف کی طرف سے اچھی تجاویز آئیں گی تو ہم ان کو بھی incorporateکریں گے۔ گھروں پر سولر سسٹم لگانے کے لئے اگر معزز ممبران کی طرف سے تجاویز آئیں گی تو we are always open for accepting good adviceہم کبھی بھی اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہمsolar energy, coal and hydro powerہر قسم کے پراجیکٹس شروع کر رہے ہیں ۔ میں معزز ممبران کی satisfactionکے مطابق جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ معزز ممبران انرجی کے حوالے سے جتنے بھی سوالات کریں گے میں ان کے جوابات دینے کے لئے حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: اگلے اجلاس میں اس پر بحث کے لئے ہم اپنی ایڈوائزری کمیٹی میں اس کو رکھیں گے اور پھر اس پر بحث کے لئے کوئی دن fixکیا جائے گا۔ ملک صاحب!آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!بے حد شکریہ

جناب سپیکر: کس بات کا شکریہ اور آپ کس سوال پر ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!جو سوال چل رہا ہے میں اسی سے relatedضمنی سوال کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر: کون سا سوال چل رہا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میں سوال نمبر 5104کے بارے میں ضمنی سوال کرنے لگا ہوں۔ ساہیوال میں جو کول پاور پراجیکٹ لگ رہا ہے میں اس کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے یہ تو آپ کا اپنا ضلع ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسی بات کا شکریہ۔ یہ بہت اچھا پراجیکٹ ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کی ساری ٹیم کا میں on the floor of the House شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ضلع ساہیوال میں یہ منصوبہ بڑی تیزی سے مکمل ہو رہا ہے۔ میرے اس حوالے سے دو ضمنی سوالات ہیں۔ جواب کے جز (ج) میں محکمہ نے یہ بتایا ہے کہ اس منصوبے کی زد میں ماحولیاتی اثرات کی رپورٹ کے مطابق 1222 درخت آئیں گے اور کہا جا رہا ہے کہ 1222 درختوں کی جگہ EPA قوانین کے تحت پراجیکٹ developer کو اس تعداد کا کم از کم دس گنا درخت لگانے ہوں گے تو یہ دس گنا درخت کب لگیں گے؟

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے اور ہم حکومت کے بھی شکر گزار ہیں کہ یہ بہت بڑا پراجیکٹ ہے لیکن ساہیوال کی پبلک میں بے چینی اور تحفظات پائے جاتے ہیں اس سلسلے میں وہاں پر writs بھی ہو چکی ہیں کہ کیا یہاں پر وہی plant لگ رہا ہے جو امریکہ میں banned تھا؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! آج اس point پر جتنی تفصیل سے بحث ہوئی ہے اس سے پہلے کبھی اتنی تفصیل سے بحث ہوئی ہے اور نہ کسی نے کی ہے۔ آپ اُس وقت موجود نہیں تھے تو اس میں میرا قصور نہیں، یہ آپ کا قصور ہے۔ جی، وزیر انرجی!

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ملک صاحب کے دوسرے ضمنی سوال کا جواب میں تفصیل سے دے چکا ہوں تو اب میں درختوں کے حوالے سے جواب دوں گا۔ آج کل شجر کاری کی جو مہم شروع ہو رہی ہے اس مارچ کے اندر 30ہزار درخت لگا دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3110 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ اُن کا accident ہوا ہے تو اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوالات کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2466 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بار ایسو سی ایشنز کو فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2466: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ قانون نے سال09-2008 تا13-2012 کون کون سے اضلاع اور تحصیلوں کی بار ایسو سی ایشنز کو فنڈز مہیا کئے فنڈز کی رقم کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

(ب) متذکرہ فنڈز کن مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں کیا ان کا آڈٹ بھی ہوتا ہے؟

(ج) کتنے وکلاء کا تقرر بطور لیگل ایڈوائزر ضلع لاہور میں سال2008 تا2012 کیا گیا ہے تقرری کا کیا معیار تھا اور کیا کبھی یہ اسامیاں اخبارات میں مشتہر بھی کی جاتی ہیں اگر نہیں تو وجوہات سے مطلع فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):

(الف) محکمہ قانون نے مذکورہ سالوں میں ضلعی اور تحصیل بار ایسو سی ایشنز کو مندرجہ ذیل ادائیگیاں کی ہیں:

1. سال09–2008 میں مبلغ 92.695 ملین روپے grant–in–aid دیئے گئے تفصیل Annex–A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. سال10–2009 میں 63.900 ملین روپے grant–in–aid مختلف بار ایسو سی ایشنز کو دیئے گئے، تفصیل Annex–B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. سال11–2010 میں 13 ملین روپے بطور grant–in–aid مختلف بار ایسو سی ایشنز کو دیئے گئے تفصیل Annex–C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4. سال12–2011 میں 2.5 ملین روپے بطور grant–in–aid دیئے گئے اور
5. سال13–2012 میں 5.2 ملین روپے grant–in–aid کے طور پر دیئے گئے جس کی تفصیل Annex– D & E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
6. اس کے علاوہ سال2012 میں 35.636 ملین روپے مالیت کے IT Equipment پنجاب کی تمام بارز ایسو سی ایشنز کو بلاتمیز عطیہ کے طور پر دیئے گئے تاکہ ان کی IT ضروریات فوری طور پر پوری کی جاسکیں جس کی تفصیل Annex–F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ فنڈز حسب ضرورت بار ایسو سی ایشنز برائے خریداری کتب لائبریز، بار رومز، IT Equipment وغیرہ کے علاوہ دیگر بنیادی ضروریات اور مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہیں۔

دیگر حسابات کی طرح ہر سال اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب سے محکمہ قانون کے مذکورہ فنڈز کا آڈٹ بھی ہوتا ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں بشمول ضلعی حکومت و تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن 2010 تا 2012 کے دوران 36 قانونی مشیروں کا تقرر کیا گیا ہے تفصیل Annex-G ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان کی تقرری پنجاب لوکل گورنمنٹس لیگل ایڈوائزرز رولز 2003 کے مطابق کی جاتی ہے۔ تفصیل Annex-H ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جونہی کوئی اسامی خالی ہوتی ہے اور مذکورہ بالا رول کی سب کلاز (4) کے تحت باقاعدہ سلیکشن کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے اور یہ کمیٹی مکمل چھان بین کے بعد موزوں امیدواروں کو سلیکٹ کرتی ہے۔ تاہم فوری ضرورت کے تحت رول نمبر 10 کے تحت عارضی تقرری بھی کی جاتی ہے باقاعدہ تقرری کے ساتھ ہی یہ تقرری ختم ہو جاتی ہے۔ یکم جنوری 2008 تا 31۔دسمبر 2010 پنجاب لوکل گورنمنٹس لیگل ایڈوائزرز رولز 2003 کے رول 10 کے مطابق عارضی قانونی مشیران کی تقرریاں کی گئیں جن کی تفصیل Annex-J ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں سال 2010 سے باقاعدہ طور پر پنجاب لوکل گورنمنٹس لیگل ایڈوائزرز رولز 2003 کے رول 4 کے مطابق سلیکشن کمیٹی تشکیل دی گئی اور باقاعدہ قانونی مشیران کی تقرریاں کی گئیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بار ایسوسی ایشنز کو جو فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اس کا criterion کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ محکمہ قانون پنجاب، پنجاب بھر کی جتنی بھی ہائی کورٹ یا اُس کے ماتحت ڈسٹرکٹ بار یا تحصیل بار ایسوسی ایشنز ہیں اُن کی اپنی درخواست پر اُن کی ضرورت اور اپنے پاس موجود فنڈز کو دیکھ کر اُن کو مناسب فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اُن کی درخواست کے مطابق فنڈز دیئے جاتے ہیں۔یہاں پر فنڈز کی جولسٹ دی گئی ہے کیا یہ پیسے اُن کی درخواستوں کے مطابق دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! مختلف اوقات میں درخواستیں آتی رہتی ہیں تو جب فنڈز دیئے جاتے ہیں تو ایک unique formula رکھتے ہوئے تمام ڈسٹرکٹ بار اور تحصیل بار ایسوسی ایشنز کو فنڈز دیئے جاتے ہیں۔ ہم نے جو لسٹ مہیا کی ہے اس میں 09-2008 سے 13-2012 تک کن کن اضلاع اور تحصیلوں کو کتنی کتنی امداد دی گئی ہے تو 09-2008 میں ڈسٹرکٹ بار یا تحصیل بار ایسوسی ایشنز کو 92.695 ملین روپیہ کے فنڈز دیئے گئے، اسی طرح 10-2009 میں 63.900 ملین روپیہ، اسی طرح 11-2010 میں 13 ملین روپیہ، اسی طرح 12-2011 میں 2.5 ملین روپیہ، 13-2012 میں 5.200 ملین روپیہ کے فنڈز دیئے گئے۔ ڈسٹرکٹ یا تحصیل بار ایسوسی ایشنز کو IT کی سہولت فراہم کرنے کے لئے جس میں کمپیوٹر، پرنٹر، سکینر وغیرہ کے سلسلے میں فنڈز مہیا کئے گئے اُس کی مکمل تفصیل بھی مہیا کر دی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تو میں نے بھی پڑھ لیا ہے کیونکہ یہ جواب میں لکھا ہوا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا کہ یہ فنڈز ایک unique formula کے تحت دیئے جاتے ہیں، میں نے تو وہ criterion پوچھا ہے؟

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشنز کو زیادہ اور تحصیل بار ایسوسی ایشنز کو اُن کی ضرورت کے مطابق تھوڑے سے کم فنڈز دیئے جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر ان کی یہ بات مان لی جائے تو پھر اضلاع کے درمیان تفاوت کیوں ہے؟ میں formula پوچھ رہا ہے کہ یہ pick and choose ہے، پسند ناپسند ہے؟

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ کوئی ایسا electric law نہیں ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ یا تحصیل بار کو یہ ملے گا۔ اگر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن لاہور ہے تو یہ بہت بڑی ایسوسی ایشن ہے اور اگر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ ہے تو وہ چھوٹی بار ہے، بڑی بار کو زیادہ فنڈز اور چھوٹی بار کو کم فنڈز دیئے جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر ان کا یہی formula مان لیا جائے تو یہ اُس پر بھی پورا نہیں اُترتا کیونکہ اس میں چھوٹی بار کو زیادہ اور بڑی بار کو کم فنڈز دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر ایک سال کی تفصیل دیکھ رہے ہیں تو ایسا ہو سکتا ہے لیکن پیچھے دیکھا جاتا ہے کہ پچھلے سالوں میں کتنے کتنے فنڈز مہیا کئے گئے تو تمام بار ایسوسی ایشنز کو برابر رکھنے کے لئے یہ کوشش کی جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! 10-2009 میں 63 ملین روپیہ دیا گیا ہے، 11-2010 میں 13 ملین روپیہ دیا گیا ہے تو یہ amount کم ہوتی جا رہی ہے تو کیا اُن کی ضروریات کم ہوتی جا رہی ہیں یا وسائل کم ہوتے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! بعض اوقات ضروریات کی نوعیت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اگر آپ آگے دیکھیں تو ہم نے last میں IT کی ضروریات کے لئے تمام بار ایسوسی ایشنز کو بہت زیادہ فنڈز دیئے ہیں۔ پہلے لائبریری کے لئے فنڈز دیئے جاتے تھے تو اب چونکہ ٹیکنالوجی تبدیل ہو گئی ہے تو اب ہم اُن کو کمپیوٹر، پرنٹر اور سکینر وغیرہ کے لئے فنڈز مہیا کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کتنے وکلاء کا تقرر بطور لیگل ایڈوائزر ضلع لاہور میں کیا گیا ہے؟ مختلف اضلاع میں، مختلف ٹی ایم ایز میں لیگل ایڈوائزر رکھے جاتے ہیں۔ پنجاب کی باقی ٹی ایم ایز میں ایک یا دو لیگل ایڈوائزر ہیں جبکہ لاہور کے ٹاؤنز میں درجن درجن بلکہ کئی کئی درجن لیگل ایڈوائزر ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! لیگل ایڈوائزرز کی تعداد وہاں پر کام کی نوعیت کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے یا مقامی لوکل گورنمنٹ کی اپنی ضرورت کے مطابق لیگل ایڈوائزر مقرر کئے جاتے ہیں۔ چھوٹی تحصیلوں میں کم ہوتے ہیں اور بڑے شہروں کے ٹاؤنز میں زیادہ ہوں گے لیکن ان کی تقرری متعلقہ ٹاؤن کی demand کے مطابق درخواستیں طلب کر کے کی جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں اور یہی میرا سوال ہے کہ اگر ایک ٹاؤن اگر کسی دوسرے شہر کا ہے جس کی آبادی بھی اتنی ہی ہے، مسائل بھی اتنے ہی ہیں وہاں دو لیگل ایڈوائزرز ہیں اور لاہور کے ٹاؤن میں پچاس یا تیس لیگل ایڈوائزرز ہیں اس کی وجہ کیا ہے اگر ان کا criterion مان لیا جائے تو پھر اس کے مطابق تو same ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: آپ کون سا criterion مانگتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ جو کہہ رہے ہیں کیونکہ demand تو سب کی برابر ہے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ آپ کو بہت شاباش۔

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

کول پراجیکٹ کے لئے حاصل کردہ اراضی کے مالکان کو رقومات کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*5827: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر انرجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں کول پراجیکٹ اور سولر انرجی کے کتنے منصوبہ جات کون کون سے علاقوں میں شروع ہیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے کتنی اراضی سرکاری اور پرائیویٹ افراد سے حاصل کی گئی ہے، جگہ وار اور منصوبہ وار تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کے لئے حاصل کردہ اراضی کے مالکان کو ابھی تک رقومات کی ادائیگی نہیں کی گئی؟

(د) کیا حکومت مذکورہ اراضی مالکان کو ان کی رقم ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / انرجی (جناب شیر علی خان):

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ میں کوئلے اور شمسی توانائی کے مندرجہ ذیل منصوبے شروع کئے ہیں:

کوئلے کے منصوبوں کی تفصیل:

پبلک سیکٹر کے منصوبے:

1. دو منصوبہ جات بالترتیب نزد سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور اور M-3 انڈسٹریل سٹی، فیصل آباد شروع کئے ہیں، ہر منصوبہ کی پیداواری صلاحیت 2x55 میگاواٹ ہے۔
2. 04 اضلاع جن میں (i) لاہور (ii) فیصل آباد (iii) ملتان (iv) قصور شامل ہیں۔ ان میں سے ہر منصوبہ جات کی پیداواری صلاحت 150Mw ہو گی۔ ان کی فزیبلٹی سٹڈیز ابتدائی مراحل میں ہے۔

پرائیویٹ سیکٹر کے منصوبے:

1. صوبہ میں کوئلے کے مندرجہ ذیل 4 بڑے منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔ ہر منصوبے کی پیداواری صلاحیت 2x660MW ہو گی۔ یہ منصوبہ (i) قادر آباد ضلع ساہیوال (ii) موضع سیداں والی ضلع مظفر گڑھ (iii) میر پور ضلع رحیم یار خان اور ضلع قصور میں شروع کئے گئے ہیں۔
2. 07 اضلاع جن میں (i) گوجرانوالہ (ii) سیالکوٹ (iii) گجرات (iv) شیخوپورہ (v) سرگودھا (vi) وہاڑی (vii) بہاولپور شامل ہیں ان میں سے ہر منصوبہ جات کی پیداواری صلاحیت 150MW ہو گی۔

شمسی توانائی کے منصوبوں کی تفصیل:

شمسی توانائی کا ایک وسیع منصوبہ چولستان، بہاولپور میں شروع کیا ہے اس منصوبہ کی موجودہ پیداواری صلاحیت 1000 میگا واٹ ہو گی۔ اس منصوبہ کے لئے 10000 ایکڑ سرکاری اراضی مختص کی گئی تھی۔ بعد میں مزید 5000 ایکڑ سرکاری اراضی مختص کی گئی ہے جس سے اس کی پیداواری صلاحیت میں 500MW کا اضافہ ہو گا۔

پبلک سیکٹر کے منصوبے:

100MW کا منصوبہ گورنمنٹ خود قائداعظم سولر پارک چولستان بہاولپور میں مکمل کر چکی ہے۔

پرائیویٹ سیکٹر کے منصوبے:

قائداعظم شمسی پارک، چولستان، بہاولپور میں 900MW کے لئے پرائیویٹ پارٹی کو دعوت دی گئی ہے جس کے لئے کام جاری ہے جبکہ اسی پارک میں 100+100+50=250MW کے منصوبوں کے لئے بھی 3 پارٹیوں سے بات چیت ہو چکی ہے جو کہ جلد ہی منصوبوں پر کام شروع کر دیں گی۔

اس کے علاوہ 50 مختلف مقامات پر سرکاری جگہوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس کے لئے پرائیویٹ پارٹیوں کو منصوبوں کے لئے دعوت دی گئی ہے۔

(ب) اس حوالے سے تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کوئلے کے منصوبوں کی تفصیل:

1. سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور میں 115 ایکڑ پرائیویٹ اراضی کے حصول کے لئے سیکشن 4 زیر پنجاب لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 جاری ہو چکا ہے۔ بقیہ قانونی کارروائی زیر تکمیل ہے۔
2. M-3 انڈسٹریل سٹی، فیصل آباد میں کوئلے کے منصوبہ کے لئے ایک نیم سرکاری ادارہ FIEDMC سے 100 ایکڑ اراضی حاصل کر لی گئی ہے۔
3. 2X660MW ساہیوال کے منصوبے کے لئے 1000 ایکڑ اراضی پرائیویٹ مالکان سے خریدی جا چکی ہے۔

4. 11 اضلاع میں کوئلے کے منصوبے کے لئے پرائیویٹ / سرکاری اراضی منتخب کی گئی ہے اور ہر منصوبے کے لئے تقریباً 100 ایکڑ اراضی منتخب کی گئی ہے۔

شمسی توانائی کے منصوبوں کی تفصیل:

1. اس منصوبہ کے لئے پہلے 10000 ایکڑ زمین مختص کی گئی تھی۔ یعنی 100MW کے لئے 1000 ایکڑ زمین مختص کی گئی ہے۔ مزید برآں 5000 ایکڑ اراضی مختص کی گئی ہے۔ ساری زمین گورنمنٹ کی اپنی ہے اور کوئی پرائیویٹ زمین نہیں لی گئی۔
2. صوبہ کے مختلف 50 مقامات پر شمسی توانائی لگانے کے چھوٹے منصوبوں کے لئے مختلف سرکاری اراضی جس کا رقبہ مختلف ہے منتخب کی گئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس حوالے سے تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کول منصوبوں کی تفصیل:

1. کوئلے کا پراجیکٹ نزد سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور کے لئے پرائیویٹ اراضی کے حصول کی خاطر ابھی ابتدائی سیکشن 4 جاری ہوا ہے ضروری قانونی کارروائی مکمل ہوتے ہی مالکان اراضی کو بذریعہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر ادائیگی کر دی جائے گی۔
2. 2x660MW منصوبہ میں صرف ساہیوال کے لئے اراضی خریدی گئی ہے اور پرائیویٹ مالکان کو گورنمنٹ نے ادائیگی بھی کر دی ہے۔ باقی 2x660MW کے تین منصوبہ جات قصور، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان کے لئے ایکٹ 1894 کے تحت سیکشن 4 کروا دیا گیا ہے لیکن زمین مالکان کے پاس ہے جیسے ہی خریدنے کا عمل شروع ہوگا ادائیگی بھی کر دی جائے گی۔

شمسی توانائی منصوبوں کی تفصیل:

شمسی توانائی کے تمام منصوبوں کے لئے سرکاری اراضی مختص کی گئی ہے۔

(د) اس حوالے سے تفصیل درج ذیل ہے:

کوئلے کے منصوبوں کی تفصیل:

1. حکومت پنجاب نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور کے نزدیک کوئلے کے پراجیکٹ کے لئے پرائیویٹ اراضی کے حصول کی خاطر مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے ہیں۔ ضروری قانونی مراحل کی تکمیل کے ساتھ ہی بذریعہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر، مالکان اراضی کو ادائیگی کر دی جائے گی۔
2. 2x660MW منصوبہ میں ساہیوال کے علاوہ باقی تین منصوبہ جات کے لئے حکومت مذکورہ اراضی مالکان کو ان کی رقم ادا کر کے ہی خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

شمسی توانائی کے منصوبوں کی تفصیل:

کوئی پرائیوٹ زمین نہیں لی گئی۔

ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کی اسامیوں کے لئے تقرری کا معیار و دیگر تفصیلات

*2467: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ہائی کورٹ میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹیں حکومت اپنے صوابدیدی اختیار استعمال کر کے تقرری کر دیتی ہے؟

(ب) تقرری کے لئے کیا فارمولا ہے۔ عمر اور عدالت عالیہ میں پیش ہونے کی اہلیت کے علاوہ کیا محض سفارش پر تقرری کر دی جاتی ہے کیونکہ اس معیار پر پورا اترنے والے وکلاء کی تعداد ہزاروں میں ہے کیا اس کے لئے صرف Pick & Choose کی پالیسی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان اسامیوں کو مشتہر کر کے کوئی معیار مقرر کر کے تقرری کرنے کو تیار ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ایڈیشنل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کی تقرری لاء ڈیپارٹمنٹ مینوئل کے رول 1.18 کے تحت کی جاتی ہے تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ حکومت ایسی تمام تقرریوں میں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتی ہے کہ بہترین پیشہ وارانہ صلاحیتوں کے حامل ایڈووکیٹس کا تقرر کیا جائے۔

(ب) حکومت پینل منتخب کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ چونکہ حکومت اور ایڈووکیٹ جنرل آفس کا تعلق مؤکل اور وکیل کا ہے اس لئے حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ بحیثیت مؤکل اپنے وکیل کا چناؤ کر سکے جس طرح یہ حق ایک عمومی مؤکل کو حاصل ہے تاہم یہ تقرریاں لاء ڈیپارٹمنٹ مینوئل کے رول 1.18 کے تحت کی جاتی ہیں۔ جس کے مطابق ضروری ہے کہ ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹ کے لئے امیدوار ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ہو اور اس نے سپریم کورٹ / ہائی کورٹ میں کم از کم 30 کیسز conduct کئے ہوں یا پھر وہ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کے عہدہ پر تعینات ہو جبکہ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کا بطور ایڈووکیٹ ہائی کورٹ سات سالہ تجربہ اور 20 کیسز کو conduct کرنا ضروری ہے۔

(ج) چونکہ تقرری کا معیار پہلے سے ہی لاء ڈیپارٹمنٹ مینوئل میں موجود ہے اور حکومت ایسی تمام تقرریاں اسی مینول کے تحت کرتی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ گورنمنٹ نے ہمیشہ claim کیا ہے کہ جن غریب لوگوں کو ضرورت ہے ان کی help کر رہی ہے۔ پنجاب کے جو ٹیکنیکل ملازمین کو سکیل نہیں دیا جا رہا۔ اس کی سمری۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا غور سے بات سنیں۔ ان کی بات ذرا غور سے سنیں کہ یہ کیا فرما رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پنجاب میں جو ٹیکنیکل ملازمین ہیں بشمول جو پنجاب اسمبلی میں بھی ہیں ان کو سکیل نہیں دیا جا رہا۔ اس کی سمری وزیراعلیٰ کے پاس پڑی ہوئی ہے۔ ان کے لئے یہ requirement رکھی جا رہی ہے کہ ان کی کم از کم دس سال job ہونی چاہئے۔ جتنے clerical اور دوسرے ملازمین ہیں ان کو سکیل مل رہا ہے۔ ٹیکنیکل ملازمین کی سمری وزیراعلیٰ کے پاس پڑی ہوئی ہے۔ It just needs to be approved یہ وہ لوگ ہیں جن کو سکیل دینے کی ضرورت ہے۔ ان کو اس چیز سے جتنے فائدے ہوں گے وہ کم ہوں گے مگر جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ تو دیں۔ دیکھیں! باقیوں کی بات کرنا، different cases کی بات کرنا a different issue completely مگر جن کو سب سے زیادہ ضرورت ہے ان کو تو کم از کم سکیل دیں۔

جناب سپیکر! میری اس میں یہی استدعا ہے کہ آپ وزیراعلیٰ سے request کریں کہ جو سمری ان کے پاس پڑی ہے اس کو نکال دیں۔

جناب سپیکر: آپ نے جو بات کر دی ہے وہ note ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ ایک دو روز پہلے میرے پاس علی انسٹیٹیوٹ فیروزپور روڈ جہاں پر residential area ہے وہاں کے لوگ آئے تھے۔ انہوں نے یہ complaint کی ہے کہ انہوں نے بہت زیادہ شور مچایا ہے لیکن ان کی شنوائی نہیں ہوئی اس لئے انہوں نے مجھے request کی ہے کہ ایوان میں بات کر کے ہمارا مسئلہ resolve کرائیں۔ علی انسٹیٹیوٹ کے

پیچھے جہاں پر residential area ہے وہاں پر اتوار بازار لگایا جا رہا ہے۔ ان کے گھروں کے بالکل سامنے دیواروں کے ساتھ اتوار بازار لگتا ہے۔ انہوں نے انہیں اتنا کہا ہے لیکن اس کے باوجود ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ kindly مہربانی کریں جو بھی concern ہیں انہیں کہیں۔

جناب سپیکر: آپ in writing کوئی چیز لائیں تاکہ میں بھی اس کا notice لوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں in writing بھی لے آؤں گی۔ اس کو time لگ جائے گا وہاں کے لوگ بہت problems کا شکار ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات note ہو گئی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 35/16 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

لاہور کے بڑے ہوٹلوں میں مضر صحت پانی کا استعمال

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 11۔ جنوری 2016 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں پینے کا صاف پانی ایک بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ شہر کے تمام ریسٹورنٹس پر ٹینکوں کا پانی استعمال کیا جا رہا ہے جس میں جراثیموں کی بھرمار ہوتی ہے۔ بڑے بڑے ہوٹلز جو ٹینکوں کا پانی شہریوں کو پلا رہے ہیں اس کو اگر آگ پر رکھا جائے تو اس میں سے جھاگ پیدا ہو جاتی ہے جو انسان کے معدے، جگر اور گردوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ آلودہ پانی سے سب سے زیادہ دور دراز سے آنے والے طلباء اور ملازمین متاثر ہو رہے ہیں جو ہاسٹلز میں رہتے ہیں اور ہوٹلنگ کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جبکہ مزدوروں کی بڑی تعداد بھی ناقص پانی پینے کی وجہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہے۔ آلودہ پانی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ بیشتر ہوٹلز ٹینکوں میں آنے والا پانی ہی شہریوں کو پلا رہے ہیں جس کو فلٹر تک نہیں کیا جاتا ہے۔ عوامی حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ لاہور کے ہوٹلز کے واٹر ٹینکس کو اچھی طرح چیک کیا جائے اور یقینی بنایا جائے کہ وہاں سے صاف پانی کی سپلائی ہو رہی ہے اور وہاں سے

کھانا کھانے والے افراد کو بیماریوں سے بچایا جائے۔مزید ایسے ہوٹل جن کے ٹینک میں گندا اور مضر صحت پانی ہو،ان کو سخت سے سخت سزادی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر ہاؤسنگ!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو ایک ہفتہ کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر37/16 میاں محمودالرشید کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر40/16 بھی میاں محمودالرشید کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر41/16 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next weak تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر45/16 بھی محترمہ خدیجہ عمر کی ہے، ایک وہ پڑھ چکی ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر49/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔جی،امجد جاوید صاحب!

ہائرایجوکیشن کا چار سالہ بی ایس پروگرام شروع کرنے سے طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ دنوں اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق ہائرایجوکیشن پاکستان نے اپنے اجلاس میں پاکستان بھر کے تعلیمی اداروں میں گریجویشن کا بی اے،بی ایس سی دو سالہ پروگرام ختم کر کے چار سالہ بی ایس پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان کے تعلیمی نظام کو امریکی نظام تعلیم کی طرز پر چلانے کے لئے ہائرایجوکیشن کمیشن پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کے تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں گریجویشن کے لئے دہائیوں سے جاری بی اے،بی ایس سی کے دو سالہ نظام کو یکسر ختم کر کے بی ایس چار سالہ ڈگری پروگرام شروع کیا جائے۔ یہ کہ پاکستان خصوصاً پنجاب کے تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیز میں جاری دو سالہ ڈگری پروگرام صدیوں پہلے ہماری سماجی اور معاشرتی ضروریات اور ڈھانچے کو مدنظر رکھ کر ڈیزائن کیا گیا تھا جس کے ساتھ دہائیوں سے ہمارے لوگ اور

طالب علم مانوس ہیں۔یہاں تک کے پنجاب کے اندر جن یونیورسٹیز نے بی ایس چار سالہ پروگرام شروع بھی کیا انہوں نے زمینی حقائق اور سماجی و معاشرتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ صرف دو سالہ بی اے، بی ایس سی پروگرام جاری رکھا بلکہ بی ایس میں بھی طالبعلموں کو دو سال کی تعلیم مکمل کرنے پر ڈگری جاری کرنے کی سہولت فراہم کی ہوئی ہے۔ہائر ایجوکیشن کمیشن کا زیر بحث فیصلہ ہمارے سماجی اور معاشرتی سسٹم سے بالکل بھی مطابقت نہیں رکھتا۔اس فیصلے سے طلبا خصوصاً طالبات اور ان کے والدین میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے اور سخت اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ایجوکیشن منسٹر!

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کو pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 51/16 محترمہ خدیجہ عمر، سردار وقاص حسن موکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار 53/16 میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 55/16 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔جی، محترمہ! اپنی تحریک پڑھیں۔

سیالکوٹ یونین کونسل اسلام آباد میں باؤلے کتے کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 18۔جنوری 2016 کی خبر کے مطابق سیالکوٹ تحصیل کارپوریشن کی یونین کونسل اسلام آباد میں اب تک متعدد افراد باؤلے اور آوارہ کتوں کے کاٹنے کی وجہ سے زخمی ہو چکے ہیں مگر انتظامیہ ٹس سے مس نہیں ہو رہی بلکہ اہل علاقہ کی جانب سے آوارہ اور باؤلے کتوں کی بھرمار کی شکایات پر ایک جانب تو ٹی ایم اے کے ملازمین عوام سے کتے کو مارنے کے لئے کھلے اور مٹھائی کے نام پر ایک ہزار روپے فی کتا مارنے کے لئے مانگنے لگے ہیں تو دوسری جانب گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال میں

کتے کے کاٹنے پر لگائے جانے والے ٹیکوں کی عدم دستیابی نے عوام پر دہرا عذاب مسلط کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ ایک روز قبل بھی ایک باؤلے کتے نے یونین کونسل احمد پورہ اور یونین کونسل اسلام آباد کے حلقے میں واقع سرکلر روڈ پر 30 راہ گیروں کو کاٹ کر زخمی کر دیا تھا مگر انتظامیہ نے ابھی تک آوارہ اور باؤلے کتوں کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی جس پر اہل حلقہ سمیت عوامی و سماجی حلقوں نے ڈی سی او سیالکوٹ سمیت دیگر متعلقہ حکام بالا سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے کہ آوارہ اور باؤلے کتوں کے مارنے کے لئے کتا مار مہم کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال میں کتے کے کاٹنے پر لگائے جانے والے ٹیکوں کی عوام کو فراہمی یقینی بنائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ تحریک التوائے کار ہے۔ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 16/55 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/58 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/59 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/62 ڈاکٹر محمد افضل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/66 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/67 چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/68 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/69 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/70 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/72 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور کے ڈاکٹرز اور عملہ کا مریضوں سے ناروا سلوک

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "مشرق" مورخہ 18۔جنوری 2016 کی خبر کے مطابق لاہور، گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ کے ڈاکٹرز اور ملازمین کے ناروا سلوک نے مریضوں اور ان کے ساتھ آنے والے لواحقین کو پریشان کر کے رکھ دیا جس کے باعث سرکاری ہسپتال کی بجائے پرائیویٹ کلینک کا نقشہ نظر آنے لگا، خاص کر غریب افراد کی شنوائی وہاں ناممکن ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ صفائی کا بھی کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں رہا۔ سکیورٹی گارڈز اپنی ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دینے کی بجائے کمائی کرنے میں مصروف ہیں۔ شیرانوالہ گیٹ کے علاقہ میں واقع نواز شریف ہسپتال میں چیک اپ کروانے کے لئے آنے والے مریضوں اور ان کے لواحقین نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ ہسپتال کے ڈی ایم ایس کا قبلہ درست کیا جائے اور ذمہ داران کے خلاف ایکشن لے کر غریب عوام کو ریلیف دیا جائے تاکہ عوام سکھ کا سانس لے سکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ ہیلتھ سے متعلقہ تحریک التوائے کار ہے۔ ہیلتھ کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 73/16 محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

شورکوٹ کینٹ روڈ پر واقع کشمیر شوگر مل کا بوائلر پھٹنے سے کئی مزدور جاں بحق اور متعدد زخمی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 19۔جنوری 2016 کے تمام ٹی وی چینلز کے مطابق شوگر ملز میں بوائلر پھٹنے سے 9 افراد زندہ جل گئے۔ 15 زخمی، تفصیلات کے مطابق شورکوٹ (ضلع جھنگ) میں کینٹ روڈ پر نجی شوگر مل میں

بوائلر پھٹنے سے 9مزدور زندہ جل گئے جبکہ 15مزدور شدید زخمی ہوگئے جن میں سے 7 کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ کینٹ روڈ شور کوٹ پر واقع کشمیر شوگر ملز میں صبح 9:00 بجے مزدور بوائلر کی صفائی کر رہے تھے کہ اچانک گیس بھر جانے سے دھماکے سے پھٹ گیا جس کے نتیجے میں ممند ولد بہادر ساکن 6 گھگھ، محمد اشرف ولد منظور حسین ساکن 4 گھگھ، سرفراز ولد ظہور ساکن شور کوٹ، محمد سجاد ولد ممتاز ساکن چک دھروپہ، محمد اسحاق ولد محمد رمضان ساکن 743گ ب پیر محل، محمد اسلم ولد رمضان ساکن شور کوٹ، محمد یوسف ولد غلام مصطفیٰ ساکن جلہ بھروانہ اور ایک نامعلوم موقع پر جاں بحق ہو گئے اور ایک مزدور شہزاد ولد شوکت علی سکنہ شور کوٹ کینٹ کو فیصل آباد ریفر کر دیا گیا۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ بھی دم توڑ گیا۔ زخمیوں میں عبدالوارث، محمد خلیل، محمد اسرار، محمد علی، گل رحیم، فیصل اور دیگر شدید زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کی حالت نازک ہونے کے سبب عبدالوارث، محمد اسرار کو الائیڈ ہسپتال جبکہ محمد خلیل کو نشتر ہسپتال ریفر کر دیا گیا۔ دھماکا اتنا خوفناک تھا کہ اس کی آواز دور تک سنی گئی۔ علاوہ ازیں بوائلر پھٹنے سے فیصل آباد کے الائیڈ ہسپتال میں پہنچنے والے تین زخمیوں میں سے ایک نوجوان شہزاد بھی دم توڑ گیا۔ شوگر ملز کا بوائلر پھٹنے سے کھولتا ہوا پانی اوپر گرنے سے مزدوروں نے دم توڑا جبکہ 15 زخمی ہوگئے۔ اسرار اور عبدالوارث کو الائیڈ ہسپتال کے برن یونٹ کے انتہائی نگہداشت یونٹ میں رکھا گیا ہے۔ جس کا جسم 95فیصد جھلس چکا ہے۔ بوائلر کے پھٹنے کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے دو ماہ کے دوران کافی اموات اس وجہ سے ہو چکی ہیں۔ اس کی وجہ فیکٹریوں اور کارخانوں میں نصب ہونے والے ناقص اور غیر معیاری بوائلر ہیں۔ حکومت پنجاب کے متعلقہ محکمہ جات کے ملازمین اور افسران بھی اس جانب توجہ نہیں دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ حادثات بڑھ رہے ہیں۔ اس وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار صنعت سے متعلقہ ہے۔ صنعت کے منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں۔۔۔؟

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ نے کورم پورا کروانا ہے۔ جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

اس مرحلہ پر وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11 بج کر 52 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 73/16 محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 74/16 محترمہ ناہید نعیم کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 75/16 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 77/16 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔ یہ ابھی پڑھنی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 79/16 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 86/16 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے لیکن یہ پڑھی نہیں جا سکتی لہذا

اس تحریک التوائے کار کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر87/16چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذااس تحریک التوائے کار کوdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر90/16محترمہ شُنیلارُوت کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذااس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر91/16 جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذااس تحریک التوائے کار کوdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر94/16بھی جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذااس تحریک التوائے کار کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر95/16 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے۔ یہ ہاؤسنگ کے متعلقہ ہے لہٰذااس تحریک التوائے کار کوpendingکیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔اب کوئی پوائنٹ آرڈر نہیں ہو گا۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائیResolution under Article 144 of the Constitution and consideration and passage of Billsہے۔وزیر قانون راناثناء اللہ خان آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں محرک سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> That the requirement of sub rule (2) of Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for taking up a Resolution under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan authorising Majlis-e-Shoora (Parliament) to legislate in order to regulate matters relating to "Hindu Marriages."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That the requirement of sub-rule (2) of Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for taking up a Resolution under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan authorising Majlis-e-Shoora (Parliament) to legislate in order to regulate matters relating to "Hindu Marriages."

The motion moved and the question is:

That the requirement of sub-rule (2) of Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for taking up a Resolution under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan authorising Majlis-e-Shoora (Parliament) to legislate in order to regulate matters relating to "Hindu Marriages."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: وزیر قانون اپنی قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے آئین کی دفعہ 144 کے تحت اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 144 of the Constitution."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 144 of the Constitution."

جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

MR SPEAKER: The motion moved and question is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 144 of the Constitution."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) قانون کے مطابق ہندو میرج سے متعلق امور کو منضبط کرنا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab resolves that the Majlis-e-Shoora (Parliament) may, by law, regulate matters relating to "Hindu Marriages" under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab resolves that the Majlis-e-Shoora (Parliament) may, by law, regulate matters relating to "Hindu Marriages" under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بتائیں کیا کہنا چاہتی ہیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میں اس Bill کی مخالف نہیں ہوں۔ میں اس کے حق میں ہوں کہ یہ ایک بہت اچھا اقدام ہے لیکن میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم جس طرح Hindu Marriages کو

regulate کرنے کے لئے مجلس شوریٰ کو یہ اختیار دے رہے ہیں تو ہم جو مسیحی ہیں ان کی شادیوں کے متعلقہ، سکھ اور باقی دیگر اقلیتوں کے لئے بھی کوئی قانون بنائیں اور میں اس میں ترمیم کروانا چاہتی ہوں۔ میں یہ کوئی بُری بات نہیں کر رہی ہوں۔ میں اس کے حق میں ہوں اور حمایت کرتی ہوں۔۔۔

MR SPEAKER: Now, the Resolution moved and the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab resolves that the Majlis-e-Shoora (Parliament) may, by law, regulate matters relating to "Hindu Marriages" under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

(The Resolution is passed, unanimously.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) (ترویج و انضباط) نجی تعلیمی ادارے پنجاب 2015

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015(Bill No.46 of 2015). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اب آپ بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! basically Private Education Institution Bill کا بنیادی مقصد پرائیویٹ سکولوں میں فیسوں کے نظام کو regulate کرنا ہے جو کہ بہت اچھا اقدام ہے۔ انہوں نے بہت اچھا step لیا ہے کیونکہ ایسے بہت سے ادارے ہیں جو کہ اپنی من مانی سے فیسیں لے رہے ہیں اور ہمارے طبقے کی اکثریت بہت پریشان ہے۔ میں اس میں اپنی تجاویز دوں گی کیونکہ انہوں نے اس میں بہت سی ایسی سزائیں اور جرمانے رکھے ہیں جن پر ہمیں تھوڑا سا اعتراض ہے۔ Otherwise یہ بہت اچھا اقدام ہے۔

جناب سپیکر! میری اس میں گزارش ہو گی کہ اس کا جو نصاب یا سلیبس ہے وہ حکومت کیrecommendation and approval کے ساتھ ہونا چاہئے تاکہ پرائیویٹ سکولوں میں نصاب بھی بنیادی اصولوں کے مطابق ہو، میں یہاں پر صرف اتنا کہوں گی کہ ان قوانین میں جو سزائیں رکھی گئی ہیں ان میں بہت عجیب سزائیں ہیں جن میںmaximum جرمانہ بیس لاکھ روپے ہے اور minimum جرمانہ دو لاکھ روپے ہے تو یہ ratio بڑی عجیب سی ہے، مطلب اس کا کوئی تناسب سمجھ نہیں آرہا اور ہم نے اپنی ترامیم اسی حوالے سے دی ہیں کہ اس کا تناسب تھوڑا سا ٹھیک کیا جائے۔ان سزاؤں اور جرمانوں پر عملدرآمد بڑا اہم ہے کیونکہ اس طرح سے ہمارے already بہت سے قوانین ہیں لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہو پاتا جس کی وجہ سے اس قانون کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہمیں یہاں پر یہ اعتراض ہے کہ کسی جرم کو compile کرنے کے لئے جرمانہ بہت کم ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ at least وہ سزا کے مطابق ہونا چاہئے جو کہ اس میں کم از کم 25 فیصد سے کم نہ ہو کیونکہ تھوڑے سے جرمانے سے پھر یہی ہو گا کہ وہ جرمانہ دے کر اپنی انہی حرکتوں پر آجائیں گے۔ میری آپ کے توسط سے وزیر قانون سے گزارش ہے کہ ان سزاؤں اور جرمانوں پر تھوڑا سا دوبارہ غور کر لیا جائے کیونکہ یہ نہایت ہی اچھا اور important Bill ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ کا بہت شکریہ کہ انہوں نے اس بل کو سراہا ہے، یہ واقعی وقت کی ضرورت ہے اور پرائیویٹ سکولوں کو regulate کرنے کے لئے بہت ضروری تھا کیونکہ وہ جب چاہتے ہیں فیسوں میں اضافہ کر لیتے ہیں اور ان کو روکنے کے لئے اس بل کا لایا جانا بہت ضروری تھا۔ جہاں تک انہوں نے یہ بات کی ہے کہ اس جرمانے کی رقم کو بڑھا دیا جائے اور اس حوالے سے آگے ان کی ترامیم بھی ہیں۔ انہوں نے اس میں کہا ہے کہ جہاں پر ایک لاکھ روپے جرمانہ ہے تو ان کی تجویز ہے کہ یہ 5 لاکھ روپے کر دیا جائے۔ اس میں دراصل اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ پرائیویٹ سکولوں میں جو elite سکول ہیں تو شاید ان کے لئے 5 لاکھ بھی بہت کم ہوں لیکن جو گلی محلے میں سٹریٹ سکول ہیں تو شاید ان کی استعداد اتنی نہیں ہے کہ جرمانہ اتنا زیادہ رکھا جائے۔ تاہم یہ ایسا ہو سکتا ہے کہ پہلے violence پر جرمانے کی رقم کم ہو، دوسری اور تیسری violence پر جرمانہ زیادہ کر دیا جائے۔ باقی جہاں تک اس ترمیم کا تعلق ہے تو اس کو مشتہر کرانے کی اس لئے ضرورت نہیں ہے

کہ یہ آرڈیننس کی شکل میں 15-09-19 سے نافذ ہے تو اس لئے لوگوں کو اس کے بارے میں پوری آگاہی ہے اور اس کا benefit لوگوں کو پہنچ رہا ہے۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

(The motion was lost.)

Now, the second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Arif Abbasi, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul- Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

Since the amendment has been withdrawn, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 5

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Dr Nausheen Hamid, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنی ترمیم move نہیں کرتی اور اسے withdraw کرتی ہوں اور میں اس سلسلے میں گزارش کروں گی جس طرح۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا نام اس میں شامل ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا نام شامل ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ move کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس وقت کلاز 6 زیر غور ہے؟

جناب سپیکر: جی، کلاز 6 زیر غور ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری تجاویز یہ ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اپنی ترمیم move کریں، اس کے بعد میں اسے repeat کروں گا پھر آپ اپنی بات کریں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں تو اپنی ترمیم withdraw کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ اپنی ترمیم withdraw کر رہی ہیں تو پھر بات نہیں ہو سکتی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں withdraw کرنے کی بات کر رہی ہوں اور اس request کے ساتھ withdraw کر رہی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس request کے ساتھ withdraw کر رہی ہوں کہ آگے ہم نے جو جرمانہ بڑھانے اور کم کرنے کی جو تجاویز دی ہوئی ہیں۔ محترم وزیر قانون سے گزارش ہے کہ وہ ان کو ضرور consider کر لیں۔ جس طرح انہوں نے پہلے بھی فرمایا ہے کہ اگر پہلے جرمانے کے بعد وہ کنٹرول نہیں ہو گا تو اس کے بعد اس کو بڑا جرمانہ کیا جائے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم کلاز 6 میں اپنی ترمیم withdraw کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اپوزیشن کی طرف سے کلاز 6 میں ترمیم withdraw کر لی گئی ہے۔

The second amendment is from: Mian Mehmood ur Rasheed, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Dr Nausheen Hamid, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

Since the amendment has been withdrawn, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Dr Nausheen Hamid, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

آپ اپنی ترمیم withdraw کرنا چاہتے ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم کلاز 8 میں اپنی ترمیم withdraw کرتے ہیں۔

MR SPEAKER: Since the amendment has been withdrawn, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, the Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015."

Now, the motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried, unanimously.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mrs Nighat Intisar, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کروں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا نام اس میں شامل ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا نام شامل ہے۔ میں اس سلسلے میں سب سے پہلے گزارش یہ کروں گی کہ جس طرح تمام اپوزیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنی ترامیم کو withdraw کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی میری ایک request یہ ہے کہ چونکہ یہ رپورٹ کل پیش کی گئی تھی اور آج یہ تین بل ایوان میں لائے گئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس پر بہت short notice تھا اور ہمیں ان ترامیم پر۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اپنی ترمیم کو move تو کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنی ترمیم move نہیں کر رہی کیونکہ اپوزیشن نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنی ترامیم کو withdraw کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنی ترمیم پیش کریں گی اس کے بعد میں اسے repeat کروں گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم اپنی ترمیم withdraw کر رہے ہیں لیکن اس request کے ساتھ withdraw کر رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو بات ٹھیک نہیں ہے۔ آپ اپنی ترمیم withdraw کر رہی ہیں، بس بات ختم ہو گئی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم اس request کے ساتھ اپنی ترمیم withdraw کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس ٹائم بہت تھوڑا تھا۔ کل رپورٹ پیش کی گئی ہے اور آج اتنے short notice پر اس بل پر تیاری کرنا ممکن نہیں ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ at least اس میں ٹائم زیادہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسے نہیں ہوتا یا تو اپنی ترمیم withdraw کریں یا پھر move کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم اپنی ترمیم withdraw تو کر رہے ہیں لیکن اس request کے ساتھ withdraw کر رہے ہیں کہ۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم اپنی ترمیم withdraw کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے اپنی ترمیم withdraw کر لی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ ترمیم withdraw کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اپوزیشن کی طرف سے پہلی ترمیم withdraw کر لی گئی ہے۔

The second amendment is from: Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem and Ms Shunila Ruth. Any mover may move it.

Since this amendment has also been withdrawn, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 8

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clauses 2 to 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried, unanimously.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, the Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said

rules, for immediate consideration and passage of the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015."

Now, the motion moved and the question is:

That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried, unanimously.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mrs Nighat Intisar, Mian Muhammad Aslam Iqbal and Dr Murad Raas. Any mover may move it.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہم یہ ترمیم withdraw کرتے ہیں۔

MR SPEAKER: First amendment has been withdrawn. The second amendment is from Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem and Ms Shunila Ruth. Any mover may move it.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہم یہ amendment with note withdraw کر رہے ہیں کہ یہ ٹیچر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہے اگر اس میں subjects add کرتے ہیں تو یہ profession بن جائے گا۔ I think it is a good step taken from government.

MR SPEAKER: Since this amendment has also been withdrawn, the motion moved and the question is:

> "That the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015, as recommended by the

> Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried, unanimously.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we the. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

جناب سپیکر: ہاؤس کا ٹائم پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

The motion moved is:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik

Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mrs Nighat Intisar, Mian Muhammad Aslam Iqbal and Dr Murad Raas. Any mover may move it.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہم یہ ترمیم withdraw کرتے ہیں۔

MR SPEAKER: First amendment has been withdrawn. The second amendment is from: Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem and Ms Shunila Ruth. Any mover may move it.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہم یہ ترمیم بھی withdraw کرتے ہیں۔

(اذان جمعہ)

جناب سپیکر: یہ دونوں ترامیم withdraw ہو چکی ہیں۔

Now, the question is:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015 be taken into consideration at once."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: The second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب انعام اللہ خان نیازی صاحب! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس میں certain limitations بھی ہیں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک نہایت ہی urgent مسئلہ کی طرف آپ اور اس معزز ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میانوالی کے دانش سکول میں ایک آٹھ سالہ یتیم بچی انتظامیہ کی لاپروائی سے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم متوجہ ہوں۔

میانوالی کے دانش سکول میں زیر تعلیم بچی زہریلا کھانا کھانے سے جاں بحق

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! وزیر تعلیم سے زیادہ مجھے اپنے پیارے بھائی رانا ثناء اللہ خان کی توجہ چاہئے۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ بچی نے رات کو کھانا کھایا، یہ ہاسٹل کا زہریلا کھانا تھا۔ بچی پوری رات vomiting کرتی رہی اور تڑپتی رہی لیکن کسی نے اس کی پروا نہیں کی۔ صبح ساڑھے چھ بجے جب لڑکیوں نے شور ڈالا تو وارڈن اور پرنسپل اس بچی کو ڈی ایچ کیو ہسپتال میانوالی لے گئے اور وہاں پر بچی کی death

ہو گئی۔ یہ ایک یتیم بچی کی death ہوئی ہے۔ میرے بڑے ہی پیارے اور خوبصورت بھائی رانا ثناء اللہ خان، میں جن کے بارے میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے پنجاب کے شیڈو وزیر اعلیٰ ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کیا لفظ استعمال کیا ہے؟

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے انہیں شیڈو وزیر اعلیٰ کہا ہے۔ میں کوئی غلط بات نہیں کر رہا بلکہ ان کی تعریف کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! ابھی تک وہاں پر انتظامیہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ اگر لاہور میں کسی وی آئی پی کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو جائے تو یہاں پر شہ سُرخیاں لگ جاتی ہیں اور پٹیاں چل جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ اُن VIPs میں آپ بھی شامل ہیں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! سانوں تے پُچھدا ای کوئی نئیں۔ یہ بہت ہی اہمیت کا حامل معاملہ ہے، بڑا serious مسئلہ ہے اور میری گزارش ہے کہ اس دانش سکول کے وارڈن اور پرنسپل کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب انعام اللہ خان نیازی صاحب! اس کا ایک طریق کار ہے۔ آپ تشریف رکھیں، پتا کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں انعام اللہ خان نیازی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہ انتہائی اہمیت کا معاملہ اس ایوان اور حکومت کے نوٹس میں لائے ہیں۔ معزز ممبر تک جو حقائق پہنچے اور جو انہوں نے بات کی ہے اس معاملے کو ایک مناسب level پر inquire کروایا جا رہا ہے۔ اس inquiry کا جو بھی result ہو گا اس بارے میں انشاء اللہ تعالیٰ آج شام تک میں خود انعام اللہ نیازی صاحب کو inform کروں گا۔ اگر یہ حقائق درست پائے گئے تو بالکل اس میں کوئی دوسرا option نہیں کہ جو لوگ ذمہ دار ہیں ان کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا ملے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں وزیر قانون کے جواب کو appreciate کرتا ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(69)/2016/1388. Dated: 29th February, 2016. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 26 February 2016 (Friday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 26th February 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.

questions REGARDING-

-Legislation for regularization of Kachi Abadi Schemes of Sargodha *(Question No. 6647*)* 1831

-Upgradation of posts of Superintendents and Assistants *(Question No. 6010*)* 1973

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Deaths and injuries to labourers in Kashmir Sugar Mill Shoor Kot Cantt road due to burst of boiler 2059

-Improper behaviour of doctors and staff of Government Nawaz Sharif Hospital Sheranwala Gate Lahore 2059

-Increase in incidents of biting by mad dogs in Islamabad Union Council, Sialkot 2057

-Repair of windows and doors of Government Hospitals 1906

-Report about under construction roads under Rural Roads Programme by C&W Department 1846

-Risk to building of Degree College Mustafabad Lahore due to wrong direction of walls of bridge of BRB Canal 1848

-Sale of dangerous prohibited intoxicants at Paan Shops in Lahore 1847

-Shortage of drinking water in Lahore 1907

-Shortage of life saving drugs in Gujranwala 1904

-Shortage of medical facilities in Children Hospital Lahore 1904

-Spreading the curse of intoxicants in educational institutions 1908

-Theft of record of Urban Patwar Circles of Revenue Department 1852

-Use of unhygienic water in big hotels of Lahore 2055

-Wastage of vaccine of millions of rupees due to incompetent staff of Punjab Expanded Programme on Immunization 1903

-Worries faced by students due to start of four years BS Programme by Higher Education Commission 2056

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-23rd, 24th, 25th & 26th February, 2016 1795,1869,1961,2015

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Risk to building of Degree College Mustafabad Lahore due to wrong direction of walls of bridge of BRB Canal 1848

AKHTAR ALI, BAO

question REGARDING- 2000

PAGE NO.

-Emoluments available to officers of grade 17 *(Question No. 4887*)*

ALA-UD-DIN, SHEIKH

Resolutions REGARDING-

-Demand for declaring Haj and Umra as government responsibility 1862
-Demand for taking solid steps for provision of clean dringking water 1858

ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

-Leave of absence 1841

AMJAD ALI JAVAID, MR.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Spreading the curse of intoxicants in educational institutions 1908
-Worries faced by students due to start of four years BS Programme by Higher Education Commission 2056

point of order REGARDING-

-Details about "Apna Rozgar" Scheme 1893

questions REGARDING-

-Details about District Accounts Officer Toba Tek Singh *(Question No. 5290*)* 1970
-State land in district Toba Tek Singh *(Question No. 4400*)* 1819
-Water treatment plants in industries of district Toba Tek Singh *(Question No. 6065** 1879

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

question REGARDING-

-Details about Industrial Estate Gujranwala *(Question No. 6050*)* 1873

ASIF MEHMOOD, MR.

QUORUM-

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 24TH FEBRUARY, 2016 1932

AYSHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

Answers to the questions REGARDING-

-Emoluments available to officers of grade 17 *(Question No. 4887*)* 2001
-Grant of additional pay to doctors and staff of Punjab Assembly Dispensary *(Question No. 6780*)* 2003
-Grant of notional increment to government servants on retirement *(Question No. 7123*)* 2004

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

PAGE NO.

Resolution REGARDING-

-Demand for imposing ban on dramatization of crime cases on TV Channels 1863

B

BABAR HUSSAIN, RANA *(Parliamentary Seceretary for Finance)*

Answers to the questions REGARDING- 1970

-Details about District Accounts Officer Toba Tek Singh *(Question No. 5290*)* 1993

-Details about the Bank of Punjab in Faisalabad *(Question No. 6290*)*

-Grant of special allowance to employees of Board of Revenue *(Question No. 6206*)* 1986

-Upgradation of posts of Superintendents and Assistants *(Question No. 6010*)* 1973

BAHADAR KHAN MAIKAN, SARDAR

-Leave of absence 1836

BILLS *(Considered and passed by the House)*-

-The Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015 2078-2081

-The Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015 2082-2085

-The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015 2074-2077

-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2015 1910-1932

-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015 (Bill No.46 of 2015) 2065-2072

-The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015 1933-1935

-The Punjab Protection of Women Against Violence Bill 2015 1936-1958

C

Call attention Notices REGARDING 2008

-Details about kidnap and murder of local land lord of Pakpattan 2008

-Robbery in Thhatha Norang Moza Kur Faisalabad

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

COLONIES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about land of Revenue and Colonies Department in district Jhelum *(Question No. 1227*)* 1802

-Details about state land in district Chakwal *(Question No. 1057*)* 1810

-Details about state land in district Jhelum *(Question No. 1186*)* 1799

-Land of Revenue and Colonies Department in district Sheikhupura *(Question No. 331*)* 1828

1812

1825

PAGE NO.

-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)*
-Leasing of state land in Jarranwala *(Question No. 6177*)* 1831
-Legislation for regularization of Kachi Abadi Schemes of Sargodha *(Question No. 6647*)* 1808
-Proprietary rights of Jinnah Abadi Scheme Chak Faizabad, Okara *(Question No. 3422*)* 1829
-Provision of necessary facilities in Kachi Abadies of Liaqatpur, 1805
district Rahim Yar Khan *(Question No. 1021*)* 1830
-Rules and procedure for fixing rate of state land *(Question No. 1293*)* 1817
-State land in Chak No.578 G.B Sheikhupura *(Question No. 4938*)* 1819
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)* 1830
-State land in district Toba Tek Singh *(Question No. 4400*)*
-State land in PP-278 district Bahawalnagar *(Question No. 4384*)*

E

ENERGY DEPARTMENT-

questions REGARDING- 2029
-Allocation of land for Coal Power Projects in Sahiwal *(Question No. 5104*)* 2025
-Details about energy projects in the province *(Question No. 2950*)* 2022
-Energy plants installeld at canals *(Question No. 2308*)*
-Installation of Power Plant at canal flowing between Chiniot 2019
and Faisalabad *(Question No. 2178*)*
-Payment of land price to owners of land acquired for Coal Power 2050
Project *(Question No. 5827*)*

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1988
-Details about eradication of pollution in Lahore *(Question No.7145*)* 1980
-Inspectors of Environment Protection Department in Lahore *(Question No. 7142*)* 2000
-Installation of water treatment plants in factories of Lahore *(Question No. 112*)* 1975
-Shifting of factories from Kharrak stop Lahore *(Question No. 6638*)* 2001
-Solar light system of Jilani Park Lahore *(Question No. 5547*)* 1965
-Steps taken for control over pollution in Lahore *(Question No. 6433*)*

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Deaths and injuries to labourers in Kashmir Sugar Mill Shoor Kot Cantt road due to burst of boiler 2059
BILL *(Discussed upon)-* 1939
-THE PUNJAB PROTECTION OF WOMEN AGAINST

PAGE NO.

VIOLENCE BILL 2015 1825

questions REGARDING- 2050

-Leasing of state land in Jarranwala *(Question No. 6177*)*
-Payment of land price to owners of land acquired for Coal Power Project *(Question No. 5827*)*

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 1833

question REGARDING- 1828

-Land of Revenue and Colonies Department in district Sheikhupura *(Question No. 331*)*

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 2019

-On sad demise of mother of Haji Imran Zafar, MPA

FINANCE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1970

-Details about District Accounts Officer Toba Tek Singh *(Question No. 5290*)* 1992
-Details about the Bank of Punjab in Faisalabad *(Question No. 6290*)* 2000
-Emoluments available to officers of grade 17 *(Question No. 4887*)* 2002
-Grant of additional pay to doctors and staff of Punjab Assembly Dispensary *(Question No. 6780*)* 2003
-Grant of notional increment to government servants on retirement *(Question No. 7123*)* 1985
-Grant of special allowance to employees of Board of Revenue *(Question No. 6206*)* 1973
-Upgradation of posts of Superintendents and Assistants *(Question No. 6010*)*

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.
-Leave of absence 1837

I

IFTIKHAR AHMED, MR.
-Leave of absence 1835

INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.

point of order REGARDING- 2085

-Death of a girl in Danish School of Mianwali due to taking poisonous food

PAGE NO.

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1873
-Details about Industrial Estate Gujranwala *(Question No. 6050*)*
-Teachers and other staff in Government Technical Training Centre Mughalpura Lahore *(Question No. 5576*)* 1891
-Vocational training to non-Muslims *(Question No. 7106*)* 1887
-Water treatment plants in industries of district Toba Tek Singh *(Question No. 6065*)* 1879

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

Call attention Notice REGARDING 2008
-Robbery in Thhatha Norang Moza Kur Faisalabad

K

KHADIJA UMAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Sale of dangerous prohibited intoxicants at Paan Shops in Lahore 1847
-Theft of record of Urban Patwar Circles of Revenue Department 1852
-Use of unhygienic water in big hotels of Lahore 2055
-Wastage of vaccine of millions of rupees due to incompetent staff of Punjab Expanded Programme on Immunization 1903
BILLS *(Discussed upon)-* 1911
-THE PUNJAB FOREST (AMENDMENT) BILL 2015
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015 (Bill No.46 of 2015) 2066
-The Punjab Protection of Women Against Violence Bill 2015 1938

question REGARDING- 1891
-Teachers and other staff in Government Technical Training Centre Mughalpura Lahore *(Question No. 5576*)*

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

point of order REGARDING- 1850
-Demand for coverage of proceedings of the Punjab Assembly by media

L

LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Criterion for posting of Additional Advocate General and Assistant Advocate General *(Question No. 2467*)* 2053
-Provision of funds to Bar Associations in the province *(Question No. 2466*)* 2045

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Ali Raza Khan Dreshak, Sardar 1841
-Bahadar Khan Maikan, Sardar 1836
-Faizan Khalid Virk, Mr. 1833
-Gulnaz Shahzadi , Mrs. 1837
-Iftikhar Ahmed, Mr. 1835
-Liaqat Ali Khan, Chaudhary 1840
-Lubna Faisal, Mrs. 1837
-Mazhar Abbas Ran, Malik 1835
-Muhammad Ali Khokhar, Malik 1834
-Muhammad Arshad Khan Lodhi, Mr. 1833
-Muhammad Asif Bajwa, Advocate, Mr. 1839
-Muhammad Hanif Awan, Malik 1841
-Muhammad Ilyas Chinioti, Al Haj 1839
-Muhammad Naeem Anwar, Mr. 1840
-Muhammad Siddique Khan, Mr. 1838
-Murad Raas, Dr. 1842
-Najma Afzal Khan, Dr. 1836
-Nasreen Jawaid alias Nasreen Nawaz, Mrs. 1837
-Nausheen Hamid, Dr. 1835
-Raheela Anwar, Mrs. 1839
-Saba Sadiq, Advocate, Mrs. 1839
-Shabeena Zikria Butt, Mrs. 1832
-Shakeel Ivan, Mr. 1838
-Shunila Ruth, Ms. 1835
-Sobia Anwar Satti, Mrs. 1836
-Sultana Shaheen, Mrs. 1834
-Sumaira Sami, Mrs. 1841
-Tahia Noon, Mrs. 1838
-Tahir Shabbir, Rana 1834
-Zafar Iqbal, Mr. 1833
-Zeb-un-Nisa Awan, Mrs. 1840

LIAQAT ALI KHAN, CHAUDHARY
-Leave of absence 1840

LUBNA FAISAL, MRS.
-Leave of absence 1837

PAGE

NO.

M

MADIHA RANA MRS.

question REGARDING- 1830

-State land in Chak No.578 G.B Sheikhupura *(Question No. 4938*)*

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK

-Leave of absence 1835

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Report about under construction roads under Rural Roads Programme by C&W Department 1846

-Shortage of medical facilities in Children Hospital Lahore 1904

question REGARDING- 2029

-Allocation of land for Coal Power Projects in Sahiwal *(Question No. 5104*)*

MINISTER FOR FINANCE

-See under Aysha Ghaus Pasha, Dr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Shafique, Ch.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR MINES & MINERALS/ENERGY

-See under Sher Ali Khan, Mr.

MINISTER FOR POPULATION WELFARE ADDITIONAL CHARGE OF ENVIRONMENT PROTECTION

-See under Zakia Shahnawa Khan, Mrs.

MINISTER FOR ZAKAT & USHR

-See under Nadeem Kamran, Malik

MOTION regarding-

-Suspension or rules for consideration of a bill 2073,2077,2081

MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK

-Leave of absence 1834

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

BILL *(Discussed upon)-*

1922

-THE PUNJAB FOREST (AMENDMENT) BILL 2015

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

1914

2060

-24TH FEBRUARY, 2016

-26th February, 2016

PAGE NO.

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

question REGARDING- 1812

-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)*

MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR.

-Leave of absence 1833

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

-Leave of absence 1839

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Improper behaviour of doctors and staff of Government Nawaz Sharif Hospital Sheranwala Gate Lahore 2059

-Shortage of drinking water in Lahore 1907

BILL *(Discussed upon)-* 1915

-THE PUNJAB FOREST (AMENDMENT) BILL 2015

MUHAMMAD HANIF AWAN, MALIK

-Leave of absence 1841

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

-Leave of absence 1839

question REGARDING-

-Installation of Power Plant at canal flowing between Chiniot and Faisalabad *(Question No. 2178*)* 2019

MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

question REGARDING-

-Provision of necessary facilities in Kachi Abadies of Liaqatpur, district Rahim Yar Khan *(Question No. 1021*)* 1829

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

-Leave of absence 1840

MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING- 1874

-Details about Industrial Estate Gujranwala *(Question No. 6050*)* 1891

-Teachers and other staff in Government Technical Training Centre Mughalpura Lahore *(Question No. 5576*)* 1887

-Vocational training to non-Muslims *(Question No. 7106*)* 1879

-Water treatment plants in industries of district Toba Tek Singh *(Question No. 6065*)* 1893

PAGE NO.

point of order (ANSWER) REGARDING-

-Details about "Apna Rozgar" Scheme

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Land of Revenue and Colonies Department in district Sheikhupura *(Question No. 331*)* 1829

-Legislation for regularization of Kachi Abadi Schemes of Sargodha *(Question No. 6647*)* 1831

-Provision of necessary facilities in Kachi Abadies of Liaqatpur, 1829
district Rahim Yar Khan *(Question No. 1021*)* 1831

-State land in Chak No.578 G.B Sheikhupura *(Question No. 4938*)* 1830

-State land in PP-278 district Bahawalnagar *(Question No. 4384*)*

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.

Resolution REGARDING- 1858

-Demand for taking solid steps for provision of clean dringking water

MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.

-Leave of absence 1838

MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS RANA MUNAWAR GHOUS KHAN

Resolution REGARDING-

-Demand for treatment and control of Hepatitis in Rajanpur and Dera Ghazi Khan 1854

MURAD RAAS, DR.

-Leave of absence 1842

questions REGARDING- 1988

-Details about eradication of pollution in Lahore *(Question No.7145*)*

-Inspectors of Environment Protection Department in Lahore *(Question No. 7142*)* 1980

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-23rd, 24th, 25th & 26th February, 2016 1798,1872,1964,2018

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

point of order REGARDING- 1864

PAGE NO.

-INCOMPLETE FACULTY OF MEDICAL COLLEGE SAHIWAL 1808

questions REGARDING- 1817

-Proprietary rights of Jinnah Abadi Scheme Chak Faizabad, Okara *(Question No. 3422*)*

-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)*

NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Zakat &Ushr)*

point of order (ANSWER) REGARDING- 1865

-Incomplete faculty of Medical College Sahiwal

NAHEED NAEEM, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Shortage of life saving drugs in Gujranwala 1904

NAJMA AFZAL KHAN, DR.

-Leave of absence 1836

NASEER AHMAD, MIAN.

question REGARDING-

-Installation of water treatment plants in factories of Lahore *(Question No. 112*)* 2000

NASREEN JAWAID ALIAS NASREEN NAWAZ, MRS.

-Leave of absence 1837

NAUSHEEN HAMID, DR.

-Leave of absence 1835

question REGARDING- 2022

-Energy plants installeld at canals *(Question No. 2308*)*

PAGE NO.

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding- 1849

-Risk to building of Degree College Mustafabad Lahore due to wrong direction of walls of bridge of BRB Canal 2045

Answer to the question REGARDING- 1859

-PROVISION OF FUNDS TO BAR ASSOCIATIONS IN THE PROVINCE *(QUESTION NO. 2466*)* 1855

Resolutions (ANSWERS) REGARDING-

-Demand for taking solid steps for provision of clean dringking water

-Demand for treatment and control of Hepatitis in Rajanpur and Dera Ghazi Khan

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Solar light system of Jilani Park Lahore *(Question No. 5547*)*

-Steps taken for control over pollution in Lahore *(Question No. 6433*)* 2001

1965

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 19th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th January, 2016

2087

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES

-*See under Zahid Akram, Choudhary*

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR FINANCE

-*See under Babar Hussain, Rana*

PAGE NO.

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

points of order REGARDING- 2085
-Death of a girl in Danish School of Mianwali due to taking poisonous food 1850
-Demand for coverage of proceedings of the Punjab Assembly by media 1893
-Details about "Apna Rozgar" Scheme 1864
-Incomplete faculty of Medical College Sahiwal

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 19TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 29TH JANUARY, 2016 2087

Q

questions REGARDING-
COLONIES DEPARTMENT-
-Details about land of Revenue and Colonies Department in district Jhelum *(Question No. 1227*)* 1802
-Details about state land in district Chakwal *(Question No. 1057*)* 1810
-Details about state land in district Jhelum *(Question No. 1186*)* 1799
-Land of Revenue and Colonies Department in district Sheikhupura *(Question No. 331*)* 1828
-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)* 1812
-Leasing of state land in Jarranwala *(Question No. 6177*)* 1825
-Legislation for regularization of Kachi Abadi Schemes of Sargodha *(Question No. 6647*)* 1831
-Proprietary rights of Jinnah Abadi Scheme Chak Faizabad, Okara *(Question No. 3422*)* 1808
-Provision of necessary facilities in Kachi Abadies of Liaqatpur, district Rahim Yar Khan *(Question No. 1021*)* 1829
-Rules and procedure for fixing rate of state land *(Question No. 1293*)* 1805
-State land in Chak No.578 G.B Sheikhupura *(Question No. 4938*)* 1830
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)* 1817
-State land in district Toba Tek Singh *(Question No. 4400*)* 1819
-State land in PP-278 district Bahawalnagar *(Question No. 4384*)* 1830
ENERGY DEPARTMENT-
-Allocation of land for Coal Power Projects in Sahiwal *(Question No. 5104*)* 2029
2025

	PAGE NO.
-Details about energy projects in the province *(Question No. 2950*)*	2022
-Energy plants installeld at canals *(Question No. 2308*)*	
-Installation of Power Plant at canal flowing between Chiniot and Faisalabad *(Question No. 2178*)*	2019
-Payment of land price to owners of land acquired for Coal Power Project *(Question No. 5827*)*	2050
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-	1988
-Details about eradication of pollution in Lahore *(Question No.7145*)*	
-Inspectors of Environment Protection Department in Lahore *(Question No. 7142*)*	1980
-Installation of water treatment plants in factories of Lahore *(Question No. 112*)*	2000
	1975
-Shifting of factories from Kharrak stop Lahore *(Question No. 6638*)*	2001
-Solar light system of Jilani Park Lahore *(Question No. 5547*)*	1965
-Steps taken for control over pollution in Lahore *(Question No. 6433*)*	
FINANCE DEPARTMENT-	1970
-Details about District Accounts Officer Toba Tek Singh *(Question No. 5290*)*	1992
-Details about the Bank of Punjab in Faisalabad *(Question No. 6290*)*	2000
-Emoluments available to officers of grade 17 *(Question No. 4887*)*	
-Grant of additional pay to doctors and staff of Punjab Assembly Dispensary *(Question No. 6780*)*	2002
-Grant of notional increment to government servants on retirement *(Question No. 7123*)*	2003
-Grant of special allowance to employees of Board of Revenue *(Question No. 6206*)*	1985
-Upgradation of posts of Superintendents and Assistants *(Question No. 6010*)*	1973
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-	1873
-Details about Industrial Estate Gujranwala *(Question No. 6050*)*	
-Teachers and other staff in Government Technical Training Centre Mughalpura Lahore *(Question No. 5576*)*	1891
	1887
-Vocational training to non-Muslims *(Question No. 7106*)*	
-Water treatment plants in industries of district Toba Tek Singh *(Question No. 6065*)*	1879
LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS DEPARTMENT-	
-Criterion for posting of Additional Advocate General and Assistant Advocate General *(Question No. 2467*)*	2053
	2045
-Provision of funds to Bar Associations in the province *(Question No. 2466*)*	
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-	
-24th February, 2016	1914,1932
-25th February, 2016	2012
-26th February, 2016	2060

PAGE NO.

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

-LEAVE OF ABSENCE 1839

questions REGARDING-
-Details about land of Revenue and Colonies Department in district Jhelum *(Question No. 1227*)* 1802
-Details about state land in district Jhelum *(Question No. 1186*)* 1799
-Grant of notional increment to government servants on retirement *(Question No. 7123*)* 2003
-Rules and procedure for fixing rate of state land *(Question No. 1293*)* 1805

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 1797,1891,1963,2017
-23rd, 24th, 25th & 26th February, 2016

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Ali Institute of Education, Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No.47 of 2015) 2007
-The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No.48 of 2015) 2007
-The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2016 (Bill No.4 of 2016) 2007

Resolutions REGARDING-
-Demand for declaring Haj and Umra as government responsibility 1862
-Demand for imposing ban on dramatization of crime cases on TV Channels 1863
-Demand for taking solid steps for provision of clean dringking water 1858
-Demand for treatment and control of Hepatitis in Rajanpur and Dera Ghazi Khan 1854
-Regulating matters relating to "Hindu Marriages" 2064

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

questions REGARDING-
-Details about energy projects in the province *(Question No. 2950*)* 2025
-Shifting of factories from Kharrak stop Lahore *(Question No. 6638*)* 1975

SABA SADIQ, ADVOCATE, MRS.
-Leave of absence 1839

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

PAGE NO.

Answer to the question REGARDING-
-Criterion for posting of Additional Advocate General and Assistant Advocate General *(Question No. 2467*)* 2053

BILLS *(Discussed upon)-*
-The Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015 2078
-The Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015 2082
-The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2015 2074
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2015 1910-1928
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2015 (Bill No.46 of 2015) 2065,2067
-The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015 1933
-The Punjab Protection of Women Against Violence Bill 2015 1936,1940,1944,1954

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING
-Details about kidnap and murder of local land lord of Pakpattan 2009
-Robbery in Thhatha Norang Moza Kur Faisalabad 2008

MOTION regarding-
-SUSPENSION OR RULES FOR CONSIDERATION OF A BILL 2073,2077,2081

point of order REGARDING-
-Death of a girl in Danish School of Mianwali due to taking poisonous food 2086

Resolution REGARDING-
-Regulating matters relating to "Hindu Marriages" 2064

SUSPENSION OF RULES-
-To regulate matters relating to "Hindu Marriages" 2062

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.
-Leave of absence 1832

SHAHZAD MUNSHI, MR.
question REGARDING-
-Grant of special allowance to employees of Board of Revenue *(Question No. 6206*)* 1985

SHAKEEL IVAN, MR.
-Leave of absence 1838

PAGE NO.

SHAMEELA ASLAM, MRS.

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Ali Institute of Education, Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No.47 of 2015) 2007

-The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No.48 of 2015) 2007

-The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2016 (Bill No.4 of 2016) 2007

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals/Energy)*

Answers to the questions REGARDING-

-Allocation of land for Coal Power Projects in Sahiwal *(Question No. 5104*)* 2029

-Details about energy projects in the province *(Question No. 2950*)* 2025

-Energy plants installeld at canals *(Question No. 2308*)* 2022

-Installation of Power Plant at canal flowing between Chiniot and Faisalabad *(Question No. 2178*)* 2020

-Payment of land price to owners of land acquired for Coal Power Project *(Question No. 5827*)* 2050

SHOUKAT ALI LALEKA, MR.

question REGARDING-

-State land in PP-278 district Bahawalnagar *(Question No. 4384*)* 1830

SHUNILA RUTH, MS.

-Leave of absence **1835**

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Increase in incidents of biting by mad dogs in Islamabad Union Council, Sialkot 2057

-Repair of windows and doors of Government Hospitals 1906

Call attention Notice REGARDING

-Details about kidnap and murder of local land lord of Pakpattan 2008

question REGARDING-

-Vocational training to non-Muslims *(Question No. 7106*)* 1887

QUORUM-

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 25th February, 2016 2012

SOBIA ANWAR SATTI, MRS.

-Leave of absence **1836**

PAGE NO.

SULTANA SHAHEEN, MRS.
-Leave of absence **1834**

SUMAIRA SAMI, MRS.
-Leave of absence 1841

SUSPENSION OF RULES-
-To regulate matters relating to "Hindu Marriages" **2062**

T

TAHIA NOON, MRS.
-Leave of absence **1838**

TAHIR, MIAN

question REGARDING-
-Details about the Bank of Punjab in Faisalabad *(Question No. 6290*)* 1992

TAHIR SHABBIR, RANA
-Leave of absence **1834**

TAIMOOR MASOOD, MALIK
BILL *(Discussed upon)*- 1926
-THE PUNJAB FOREST (AMENDMENT) BILL 2015

TARIQ MEHMOOD, MIAN

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 2019
-On sad demise of mother of Haji Imran Zafar, MPA

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

questions REGARDING-
-Criterion for posting of Additional Advocate General and Assistant Advocate General *(Question No. 2467*)* 2053

PAGE NO.

-Grant of additional pay to doctors and staff of Punjab Assembly Dispensary *(Question No. 6780*)* 2002
-Provision of funds to Bar Associations in the province *(Question No. 2466*)* 2045

Z

ZAFAR IQBAL, MR.
-Leave of absence 1833

ZAHID AKRAM, CHOUDHARY *(Parliamentary Secretary for Colonies)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about land of Revenue and Colonies Department in district Jhelum *(Question No. 1227*)* 1803
-Details about state land in district Chakwal *(Question No. 1057*)* 1810
-Details about state land in district Jhelum *(Question No. 1186*)* 1799
-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)* 1812
-Leasing of state land in Jarranwala *(Question No. 6177*)* 1826
-Proprietary rights of Jinnah Abadi Scheme Chak Faizabad, Okara *(Question No. 3422*)* 1808
-Rules and procedure for fixing rate of state land *(Question No. 1293*)* 1805
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)* 1817
-State land in district Toba Tek Singh *(Question No. 4400*)* 1820

ZAKIA SHAHNAWA KHAN, MRS. (*Minister for Population Welfare Additional Charge of Environment Protection)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about eradication of pollution in Lahore *(Question No.7145*)* 1988
-Inspectors of Environment Protection Department in Lahore *(Question No. 7142*)* 1980
-Installation of water treatment plants in factories of Lahore *(Question No. 112*)* 2000
-Shifting of factories from Kharrak stop Lahore *(Question No. 6638*)* 1975
-Solar light system of Jilani Park Lahore *(Question No. 5547*)* 2002
-Steps taken for control over pollution in Lahore *(Question No. 6433*)* 1966

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.

-LEAVE OF ABSENCE 1840

question REGARDING-
-Details about state land in district Chakwal *(Question No. 1057*)* 1810